عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

حسن اخلاص کے ثمرات

جلد: ۲۸ | ۷تا۲۱/شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۱۵/اگست ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۹-۳۰

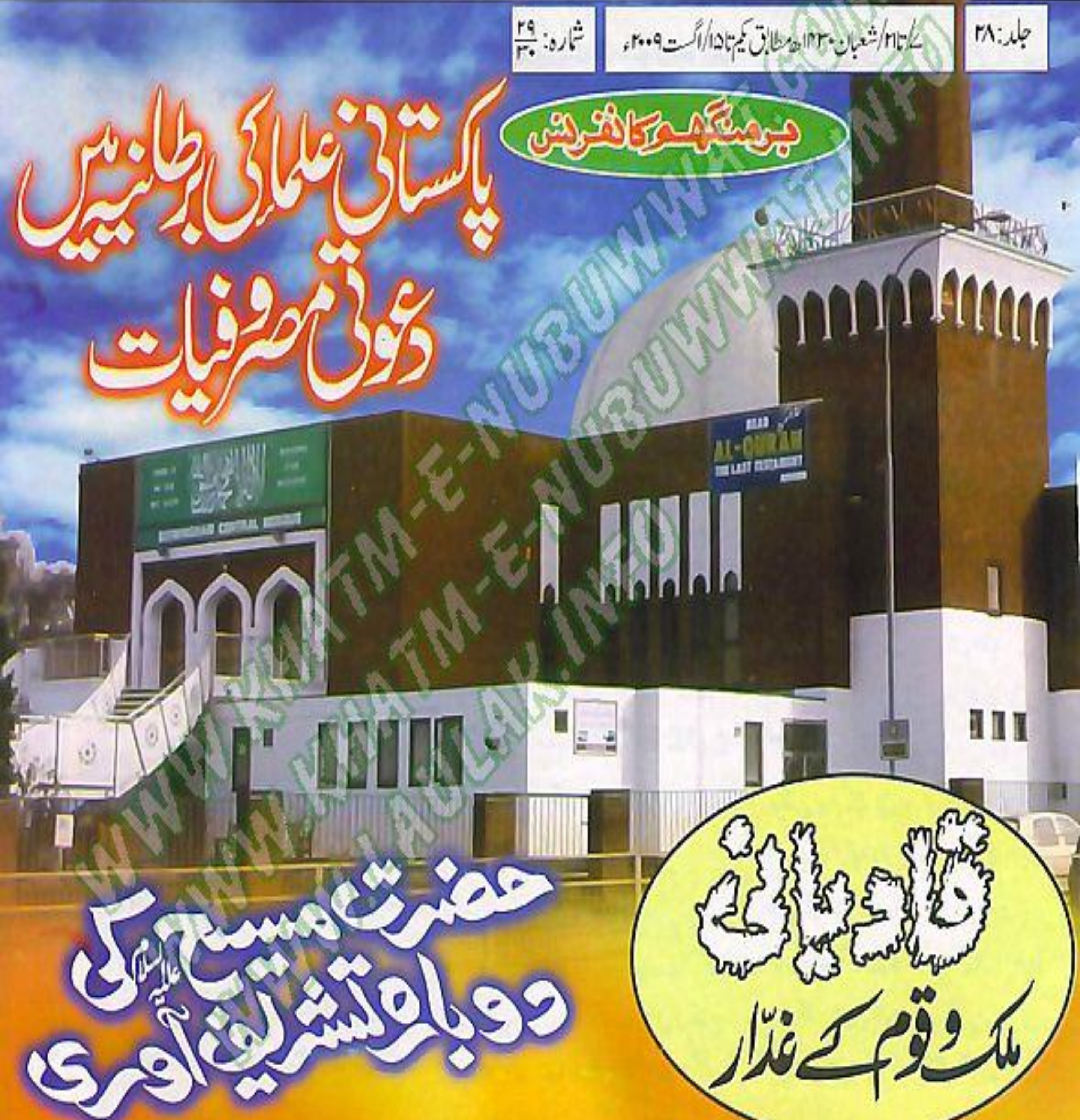

برمنگھم کانفرنس

پاکستانی علماء کی برطانیہ میں دعوتی مصروفیات

حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری

قادیانی ملک و قوم کے غدار

جزا وسزا کا تصور

امجد علی، اسلام آباد

س:… قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق سزا اور جزا کا تذکرہ متعدد بار آیا ہے، سزا سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کل لوگ بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں، کاروبار میں اللہ کا نام لے کر جھوٹ کہتے ہیں اور ان کی کوئی پکڑ نہیں ہوتی، کیا گناہوں کی سزا صرف آخرت میں ہوگی یا دنیا میں بھی ہوتی ہے، ان کے اس عمل سے بہت سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:… بے شک اعمال کی جزا وسزا اصل تو قیامت کے دن اور مرنے کے بعد ملے گی، مگر کبھی کبھی دنیا میں بھی کسی اچھائی پر اس کا بدلہ اور برائی پر اس کی سزا دنیا میں بھی مل جایا کرتی ہے، اس لئے اگر کسی کو دنیا میں اس کی بداعمالیوں کی سزا نہ ملے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے اور اگر دنیا میں کسی برائی کی سزا مل جائے تو اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے، اس لئے کسی برائی پر دنیا میں سزا مل جانا برا نہیں، اسی طرح کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہونا اس کی مقبولیت عنداللہ کی علامت بھی نہیں ہے۔

سنن موکدہ وغیر موکدہ کی ادائیگی

عبدالحفیظ، راولپنڈی

س:… میں نے سنا ہے کہ سنت موکدہ اور غیر موکدہ پڑھنے کا طریقہ ایک دوسرے سے مختلف ہے، دونوں میں کیا فرق ہے؟ اور پڑھنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

ج:… کچھ زیادہ فرق نہیں البتہ سنت موکدہ اگر چار رکعت والی ہو تو اس کے پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھنی ہوگی اور اگر اس کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھ لیں تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا، جبکہ سنت غیر موکدہ اگرچہ چار رکعت ہی کیوں نہ ہوں ان کے ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھنا افضل ہے، اور ان کی تیسری رکعت کے شروع میں ثنا پڑھنا بھی افضل ہے، جبکہ سنن غیر موکدہ میں تیسری رکعت کے شروع میں ثنا نہ پڑھی جائے۔

تقدیر کا مفہوم

امجد علی، اسلام آباد

س:… تقدیر سے کیا مراد ہے؟ کہتے ہیں کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے اور تقدیر (قسمت) نہیں بدلتی۔ کیا انسان کا اپنی زندگی پر کوئی اختیار نہیں ہے؟ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ کرتا ہے، جس سمت جاتا ہے، کیا یہ اس کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

ج:… انسان کی زندگی میں جو کچھ پیش آنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے، اس کو تقدیر کہتے ہیں، اس میں کیا لکھا ہے ہمیں معلوم نہیں، اس لئے ہمیں اپنی ہمت وقوت کے مطابق عمل کرنا چاہئے اگر کوئی آدمی اعمال خیر کرتا ہے تو اس بات کی علامت ہے کہ اس کی تقدیر میں خیر ہے اور اگر کسی کو برائی کی طرف رغبت ہے تو اس کے برے انجام کی علامت ہے، ہر انسان کو اچھائی برائی میں اختیار ہے، چاہے ہر آدمی کی تقدیر میں دو طرح کی چیزیں لکھی ہوتی ہیں مثلاً اس کا انجام یوں ہوگا، اس کو تقدیر مبرم کہتے ہیں اور کسی کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے کہ اگر یوں کرے گا تو یوں ہوگا، اس کو تقدیر معلق کہتے ہیں، اس لئے ہمیں محنت اور اسباب اختیار کرنے کا حکم ہے کیونکہ نامعلوم ہماری تقدیر میں کیا لکھا ہوا ہے، تقدیر مبرم یا ٹل نہیں بدل سکتی، البتہ تقدیر معلق مشروط اعمال سے بدل سکتی ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۷/۱۴/۲۱/ شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۱۵/ اگست ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۹/۳۰

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قادیانی ملک و قوم کے غدار!	۵	مولانا سعید احمد جلالپوری
پاکستانی علماء کے وفد کی برطانیہ میں دعوتی مصروفیات	۷	
حضرت شیخ علماء اسلام کی دوبارہ تشریف آوری	۱۲	مولانا محمد جنید رانجھوی
...طلاق کے ثمرات	۱۵	مولانا فخر الزمان
...قادیانیوں کے وجوہ ارتداد (۱)	۱۷	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
شب برات ... بخشش و مغفرت کی رات	۲۰	مولانا مشتاق احمد عباسی
شیخ راحیل احمد ... حیات و خدمات	۲۲	افتخار احمد، کولون جرمنی
اور مجھے میری منزل مل گئی	۲۴	اعجاز احمد خان سنگھانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

ضروری اعلان

کراچی میں حالیہ شدید بارشوں اور بجلی کے تعطل کے باعث شمارہ ۲۹/۳۰ کو یکجا کیا جا رہا ہے قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، اور جب وہ مجھے پکارے تو اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۱۹۲)

یہ حدیث یہاں مختصر نقل ہوئی ہے، مصنف رحمہ اللہ نے "کتاب الدعوات" کے اواخر میں اس کو ایک اور سند سے مکمل روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ پس اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی محفل میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر محفل (ملأ اعلیٰ) میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۲۰۰)

اس حدیث قدسی میں تین مضمون ارشاد فرمائے گئے ہیں:

ایک یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ کا معاملہ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے، اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ نیک گمان رکھنا چاہئے، اور اس حسنِ ظن کے بے شمار پہلو ہیں، مثلاً: جب اس سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ و استغفار کرلے، اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ضرور قبول فرمائیں گے۔ غلطی خواہ کتنی ہی سنگین کیوں نہ ہو، کبھی یہ وسوسہ بھی دل میں نہ لانا چاہئے کہ ایسے جرمِ عظیم کی بخشش کیسے ہوسکتی ہے؟ نہیں! بلکہ مغفرت اور قبولِ توبہ کا پورا یقین رکھتے ہوئے توبہ کرنی چاہئے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے منادی ہوتی ہے کہ تم سے خواہ کتنے ہی جرم صادر ہوئے ہوں، اور تمہاری خواہ کیسی ہی گندی حالت کیوں نہ ہو، ہماری طرف پلٹ آؤ اور سچی توبہ کرلو، کیونکہ ہماری بارگاہ میں ناامیدی کی کوئی گنجائش نہیں، اور اس بارگاہ سے کبھی کوئی محروم نہیں گیا، اس لئے اگر تم نے سو بار بھی توبہ توڑ دی ہو تب بھی مایوس اور دل شکستہ نہ ہو، بلکہ اب بھی توبہ کرو، اپنے مالک کو غفور و رحیم پاؤ گے۔ الغرض! اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنے گناہوں کی گرانباری سے مایوس ہوکر کبھی یہ وسوسہ دل میں نہ لائے کہ میری مغفرت کیسے ہوسکتی ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی و ستاری پر کامل یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت طلب کرے، جب بھی سچے دل سے توبہ کرے گا ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ اسی حسنِ ظن کا ایک پہلو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے تو قبولیت کا یقین رکھ کر کرے، اور اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ نہ معلوم اس کی دُعا قبول بھی ہوگی یا نہیں؟ یہ مضمون بہت سی احادیث میں وارد ہوا ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے:

"اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو ایسی حالت میں کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو، اور خوب جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دُعا قبول نہیں فرماتے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۱۸۶)

ایک اور حدیث میں ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ بہت ہی حیادار اور کریم ہیں، جب بندہ ان کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے تو ان کو اس سے شرم آتی ہے کہ ان ہاتھوں کو خالی اور نامراد لوٹادیں۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۱۹۵)

پس حق تعالیٰ شانہٗ سے مانگ کر یہ خیال کرنا کہ شاید قبول فرمائیں یا نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدظنی ہے، اور یہ بندے کی بڑی بدقسمتی و محرومی ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ دُعا کے شرائط و آداب کو ملحوظ رکھ کر دُعا کی جائے اور قبولیت کا کامل یقین رکھا جائے۔

اسی طرح ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا چاہئے، ایک حدیث میں ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، پس جو چاہے گمان رکھے۔"

(جامع صغیر ج:۲ ص:۸۳)

ایک اور حدیث میں ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں، اگر بھلائی کا گمان رکھے تو اس کے لئے بھلائی ہے، اور اگر بُرائی کا گمان رکھے تو اس کے لئے وہی ہے۔"

(جامع صغیر ج:۲ ص:۸۳)

(جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.EMAKTABA.INFO

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانی ملک وقوم کے غدار ہیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

نامور مسلم سائنس دان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بیرون ملک کی پرکشش ملازمت، پرتعیش زندگی، اعلیٰ عہدے، اونچے منصب کو صرف اور صرف ملک وقوم کی خاطر قربان کیا اور پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا۔ قوم وملک کے اس ہیرو کو اس قربانی کا کیا صلہ دیا گیا؟ اس سے قوم وملک کے بہی خواہ اور بدخواہ سب ہی واقف ہیں۔

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اس پوری سازش کے کردار بھی وہی بدنہاد ہیں، جو ملک کی سلامتی کے دشمن ہیں اور ملک وقوم کو آسودہ حال یا پُرامن نہیں دیکھنا چاہتے۔

بہرحال ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ہمت، جرأت، استقامت اور استقلال کو سلام ہے کہ انہوں نے سب کچھ برداشت کیا، مگر اپنے موقف سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔

حقائق وواقعات بتلاتے ہیں کہ ان کے خلاف محاذ سنبھالنے والوں میں وہی عناصر پیش پیش تھے جنہوں نے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت وسرکشی کا علم بلند کر رکھا ہے۔ یقیناً جو بدبخت نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن وسنت اور دین وملت کے وفادار نہ ہوں وہ ایک محب وطن اور مخلص سائنس دان کے بہی خواہ کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یا وہ ایک ایسے پکے سچے مسلمان سائنس دان کو کیونکر ترقی کی منزلیں طے کرتا دیکھ سکتے تھے؟

بہرحال اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ڈاکٹر صاحب کو جنہوں نے ملک وقوم کی خاطر سب کچھ برداشت کرلیا، مگر ان ازلی بدبختوں کے ناپاک عزائم و منصوبوں کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا۔

بہرحال ”دیر آید درست آید“ کے مصداق رفتہ رفتہ اب یہ عقدے بھی کھلیں گے کہ کون کیا تھا؟ اور کس نے کیا کیا؟ جب تفصیلات سامنے آئیں گی تو اندازہ ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی مخالفت اور ان کے خلاف بدترین سازش کے تانے بانے کیوں بنے گئے؟ شاید اس لئے کہ وہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیلمہ کذاب کا جانشین، اس کا ظل، بروز اور انگریزی فتنہ سمجھتے تھے اور اس کی ذریت کو نہ صرف نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کا بلکہ قوم وملک کا باغی اور دشمن سمجھتے تھے، چنانچہ انہوں نے روزنامہ جنگ کراچی کی ۱۵/ جولائی ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں اپنے کالم: ”خواہشات کی تکمیل“ میں لکھا اور خوب لکھا

ہے کہ:

''اہم ترین بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں مسیلمہ کذاب جیسا دعویدار نبوت کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ اس کا کوئی پیرو کار تھا۔ اگر کوئی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا یا اس کا پیرو کار بنتا یا اس کی تشہیر کرتا تو دوسرے دن طلوع آفتاب کے منظر سے محروم ہو جاتا۔ میرے خاندان کی پاکستان ہجرت کرنے کی وجہ یہاں بہتر مستقبل کی امید تھی، جب میں ہجرت کر کے پاکستان آ گیا تو میں نے پہلی مرتبہ ۱۹۵۳ء میں مذہبی فسادات دیکھے اور مجھے یہ جان کر تو سخت تعجب ہوا کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کے پیرو کار یہاں پھلے پھولے اور اتنی آسانی سے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو گئے تھے، جب تاریخ کا مطالعہ کیا تو علم ہوا کہ یہ سب شرارت انگریزوں کی تھی انہوں نے اس طبقہ کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی اور اپنے مفادات کے لئے تقسیم کرو اور حکمرانی کرو کے سنہری اصول پر عمل کیا۔ اس طبقہ نے کبھی پاکستان کو ایک اسلامی مملکت کے طور پر قبول نہیں کیا، پاکستان کے قیام کے بعد ہی سے ان لوگوں نے سازشوں میں حصہ لیا اور اقربا پروری کی بنیاد ڈالی اور حکومت کی ہر اس پالیسی کو جس کا مقصد ملک کو مضبوط، خود کفیل اور خود مختار بنانا تھا اس کا مذاق اڑایا اور اس کو سبوتاژ کیا۔''

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۵/ جولائی ۲۰۰۹ء)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے قادیانیوں کے بارہ میں احساسات اور ریمارکس سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانی لابی اور ان کے بین الاقوامی سرپرست ایسے پکے سچے مسلمان سائنس دان کو کیونکر پھلتا اور پھولتا دیکھ کر برداشت کر سکتے تھے؟ اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کو نبی اور رسول ماننے والے نام نہاد ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو پاکستانی اور پہلے مسلم سائنس دان کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے اور ایسے موذی کا نام پاکستانی اسکولوں کے نصاب میں شامل کیا جاتا ہے جو قادیانیوں کے خلاف آئینی ترمیم کی منظوری کے بعد پاکستان کو لعنتی ملک کی گالی دیتا تھا اور یہ کہہ کر پاکستان آنے سے انکار کر دیا کہ: ''میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک کہ آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔'' (ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور ۲۲/ جون ۱۹۸۶ء)

لیکن بہر حال حق کا بول بالا ہوا اور باطل کا منہ کالا ہوا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو سرخرو کیا اور ان کے دشمنوں کے عزائم خاک آلود ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

قادیانیوں کی حکمت عملی

علامہ اقبال صاحب مزید فرماتے ہیں:

''ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا، علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں، اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجا نہیں کرتے۔''

(اسٹیٹسمین کے جواب میں، حرف اقبال از لطیف شیروانی)

برمنگھم کانفرنس کے سلسلہ میں

پاکستانی علما کی برطانیہ میں دعوتی مصروفیات

کانفرنس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

رپورٹ: مولانا سعید احمد جلال پوری

جس طرح ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام برمنگھم میں سالانہ کانفرنس ہوتی ہے، امسال بھی حسب معمول چوبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد اور تیاری کے لئے دوسرے حضرات کے علاوہ راقم الحروف، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، حافظ شمیم احمد سہارن پوری، قاری محمد ایوب بھی ۲۹/ جون کو لندن پہنچے، اگلے دن ۳۰/ جون سے طے شدہ پروگراموں کے مطابق بعد نماز مغرب جامع مسجد کنگسٹن میں راقم الحروف کا ختم نبوت اور باغیان رسالت پر بیان ہوا اور ۱۲/ جولائی کو چوبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی جس میں نمازیوں نے ذوق وشوق سے شرکت کی اور وعدہ کیا کہ انشاء اللہ یہاں کے مسلمان ۱۲/ جولائی کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ اسی طرح مفتی خالد محمود صاحب کا جامع مسجد اپسم میں بعد نماز مغرب تفصیلی بیان ہوا۔

یکم جولائی ۲۰۰۹ء کو تقریباً شام پونے آٹھ بجے آکسفورڈ پہنچے، جہاں عصر کی نماز کے بعد مولانا عطاء اللہ صاحب امام جامع مسجد مدینہ آکسفورڈ مولانا محمد نعیم صاحب اور جناب بلال قادری نے استقبال کیا' کھانے اور چائے کا انتظام کیا، مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد مدینہ میں مفتی خالد محمود صاحب کا اور جامع مسجد بنگالی برادران میں راقم الحروف کا بیان ہوا اور عشاء سے قبل روانہ ہو کر رات ۱۲ بجے واپس اپنے مستقر لندن میں پہنچ گئے۔

۲/ جولائی جمعرات سلاؤ کا پروگرام تھا، سب سے پہلے مولانا تراب مدینہ صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور کے مرکز جانا ہوا' وہاں عصر کی نماز ادا کی۔

مولانا امین الحق باغ آزاد کشمیر کی جماعت آئی ہوئی تھی، ان سے ملاقات ہوئی، ختم نبوت کی بات کی، مرکز کے متعلقہ حضرات سے اس موضوع پر بات ہوئی اور وہاں سے اجازت لے کر جامع مسجد سلاؤ پہنچے وہاں کے امام صاحب حافظ عبد الباری صاحب سے پہلے ہی بات ہوئی تھی کہ آپ یہاں بیان کے لئے آجائیں، افسوس کہ وہ گاڑی کی خرابی کی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے تو مسجد کے صدر صاحب سے رابطہ کرکے نماز مغرب کے متصل بعد مختصر سا بیان ہوا لٹریچر تقسیم کیا، نائب امام صاحب کو آئینہ قادیانیت دی' اور مقامی حضرات سے کانفرنس پر آنے، کوچ کا انتظام کرنے اور اہتمام سے شرکت کی درخواست کرکے واپس لندن کو روانہ ہوگئے اور رات ساڑھے گیارہ بجے ویمبلڈن پہنچ گئے، اسی دن شام کو مولانا مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی اور قاری ایوب کراؤلے چلے گئے۔

۳/ جولائی کا جمعہ مولانا مفتی خالد محمود صاحب نے کراؤلے میں پڑھایا جبکہ راقم الحروف نے مفتی سہیل احمد کی معیت میں ایسٹ لندن کلپٹن کی جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا، وہاں کے رفقاء نے نہایت محبت سے استقبال کیا، پونے ایک بجے بیان شروع ہوا اور ایک بیس پر بیان ختم کیا، جمعہ پڑھایا' مسجد کے امام وخطیب مولانا مفتی عمر فاروق، شیخ الحدیث دار العلوم لندن نے نہایت محبت و خندہ پیشانی سے ملاقات کی، بہت لجاجت سے ہدیہ پیش کیا اور کہا کہ اس کا بیان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور فرمایا کہ آپ کا پرانا قاری ہوں، اور آپ سے ملنے کا ایک عرصہ سے مشتاق تھا، ازاں بعد برادران نجیب الاسلام، کاشف الحق، بھائی نعمان صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوئی، بھائی نجیب الاسلام صاحب اپنے گھر لے گئے کھانا کھایا، مختلف امور پر بات چیت ہوتی رہی، دوپہر کو قیلولہ کیا، عصر کے بعد وہاں قریب کی مسجد ابوبکر میں عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت پر بیان ہوا، بیان کے بعد بھائی نعمان صاحب اپنے گھر لے گئے، کچھ حضرات نے ماحضر تناول فرمایا، چائے نوش کی، دعا کی اور مغرب کے لئے جامع مسجد گجراتی میں پہنچ گئے ماشاء اللہ گجراتی برادری کی یہ مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، حضرت امام صاحب مولانا محمد سعید صاحب نے نماز کے بعد بیان کا اعلان کیا اور خود بھی محبت و اشتیاق سے شریک رہے تقریباً نصف گھنٹہ بیان ہوا،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

اپنی نئی نسلوں کی حفاظت‘ ان کے دین وایمان کے تحفظ‘ تہذیب وکلچر کی حفاظت‘ فتنہ قادیانیت اور عقیدۂ ختم نبوت پر بات ہوئی، دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا تو جناب بھائی نعمان صاحب اپنے ہوٹل چکوال کباب‌ش پر دعا کے لئے لے گئے، وہاں کچھ دیر بیٹھے، انہوں نے کھانے پینے کا بہت اچھا انتظام کیا اور خوب اکرام کیا، مگر افسوس کہ ہم نے ان کی توقعات کے برخلاف کام ودہن کا خاطر خواہ مظاہرہ نہ کیا۔

دوسری جانب جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ جمعرات کو ہی مولانا مفتی خالد محمود زید مجدہ، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، جناب قاری محمد ایوب صاحب کو جناب قاری محمد ہاشم صاحب کراؤلے لے گئے تھے‘ وہاں جامع مسجد کراؤلے میں مفتی خالد محمود صاحب کا بیان ہوا اور حضرت امام صاحب مولانا قاری عبدالرشید رحمانی اور دوسرے مقامی حضرات نے حضرت مفتی صاحب اوران کے رفقاء کا تعارف کرایا، مختلف حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں اور ۱۲/ جولائی کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے وہاں سے کوچ کا انتظام کرنے اورانفرادی طور پر بھی جانے سے متعلق بات چیت ہوئی‘ ہفتہ کی رات تقریباً ایک بجے ہم سب اپنے مسکن مولانا مفتی سہیل احمد جلال پوری کے گھر ویمبلڈن پہنچ گئے۔

۴/ جولائی ہفتہ کی فجر کی نماز پڑھ کر سوگئے۔ تقریباً نو بجے اٹھ کر نہا دھو کر ناشتہ کیا اورلندن سے ستر میل دورواقع ساؤتھ ہمٹن کے پروگرام کے لئے روانہ ہوگئے اور تقریباً تین گھنٹے بعد ڈیڑھ بجے ساؤتھ ہمٹن پہنچ گئے ظہر کی نماز پڑھی اوروہاں حسب پروگرام ختم نبوت کانفرنس ہمٹن میں سب سے پہلے مولانا مفتی سہیل احمد صاحب کا انگلش میں، اس کے بعد مولانا مفتی خالد محمود صاحب کا اردو میں اورآخر میں راقم الحروف کا بیان ہوا اور راقم کی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا، جناب قاری نورالحق صاحب اور جناب چوہدری محمد اکرم صاحب اور امام صاحب نے بھرپور اکرام کیا، ماحضر تناول کیا‘ گھنٹہ بھرآرام کرکے اگلی منزل کارڈف کے لئے ہمارا قافلہ روانہ ہوگیا، چنانچہ غروب آفتاب سے کچھ دیر قبل کارڈف پہنچ گئے، وہاں جناب مفتی محمد طارق زمان، مفتی لطیف الرحمٰن اور دوسرے متعدد علماء کرام نے استقبال کیا نماز عصر ادا کی اور مغرب کے بعد احباب سے ملاقات ہوئی‘ مختلف امور پر مختصری بات چیت رہی‘ عشاء کے بعد آرام کیا۔

۵/ جولائی بروز اتوار جامع مسجد عثمان غنی میں جناب مولانا مفتی محمد طارق زمان صاحب نے کارڈف کے علماء کا اجتماع رکھا ہوا تھا، چنانچہ مسجد میں بعد نماز ظہر مقامی علماء سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، تردید قادیانیت کی ضرورت اورنئی نسل کے دین وایمان کی حفاظت اور علماء کی ذمہ داریوں سے متعلق تفصیل سے بات چیت ہوئی۔ سب سے پہلے مولانا مفتی خالد محمود زید مجدہ نے اور بعد میں راقم نے حضرات علماء کرام کو خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی اپیل پر مشتمل مکتوب کی طرف توجہ دلائی کہ اگر تمام علماء اور خطباء مہینہ بھر میں ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے بیان کے لئے مختص کردیں تو کم از کم نئی نسل قادیانی پروپیگنڈا سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ علماء کے ساتھ بات چیت اور تفصیلی مذاکرہ اور دعا کے بعد مفتی طارق صاحب نے تمام حضرات کے لئے ماحضر کا انتظام فرما رکھا تھا، مہمانان گرامی کو ماحضر پیش کیا گیا۔ اکرام کے بعد مہمانان گرامی رخصت ہوگئے اور ہم رفقاء اپنے مستقر پر آگئے، اسی دن عصر کے بعد جامع مسجد ابوبکر میں راقم کا بیان طے تھا، چنانچہ چند سال قبل نئی جگہ پر تعمیر ہونے والی نہایت خوبصورت اور کارڈف کی مساجد میں تقریباً سب سے بڑی مسجد میں حاضری دی، اس کے ائمہ اور خطباء میں سے مولانا مفتی سید محمد بلال شاہ اور مولانا مفتی حسین احمد ربانی نے جدید مسجد کے مختلف شعبے دکھائے، اس کی میٹنگ ہال میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کیا، اذان ہوئی، نماز ادا کی، حسب اعلان اصلاحی بیان کیا، بیان کے بعد مقامی احباب سے ملاقات اور مصافحہ ہوا تو معلوم ہوا کہ حاضرین میں حضرت مولانا قاری عبدالرزاق رحیمی صاحب بھی اپنے چاروں صاحبزادگان سمیت موجود تھے، آپ سوانزی سے محض ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے، بلا مبالغہ یہ ان کی محبت والفت کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ وہ صرف ملاقات کے لئے اس قدر دور دراز کا سفر فرما کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

مولانا رحیمی صاحب بنیادی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہ چکے ہیں، آپ فراغت کے بعد تربیتی کورس فرما کر دو سال تک مجلس کے مبلغ رہے، مگر پھر انہوں نے حرمین کا قصد کیا تو تقریباً بیس سال تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے، اب گزشتہ چھ سات سال سے وہ اپنے اکابر کے حکم پر برطانیہ آگئے ہیں اور سوانزی میں قیام پذیر ہیں۔ جب مولانا مفتی محمد طارق زمان نے بتلایا کہ مولانا رحیمی صاحب کی والدہ ماجدہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا ہے تو آپ سے تعزیت اور مرحومہ کے لئے مسجد میں دعائے مغفرت بھی کی گئی۔ بیان وملاقات سے فارغ ہوکر مسجد کے ساتھ ملحقہ مہمان خانہ میں کچھ دیر نشست رہی، چائے وغیرہ پی‘ نماز مغرب حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب کی اقتداء میں ادا کی‘ کچھ دیر مسائل حاضرہ پر تبادلہ خیال رہا، عشاء کی نماز کے بعد مفتی طارق صاحب کے گھر پر آرام کے لئے حاضر ہوگئے۔

٦/ جولائی بروز پیر صبح ناشتہ کرنے کے بعد روانہ ہوکر ظہر کی نماز میں گلاسٹر کی جامع مسجد نور میں پہنچے، وہاں باجماعت نماز پڑھی، وہاں مختصر سا اعلان نما بیان کیا اور گلاسٹر کی مضافاتی بستی چٹن ہمن کے جناب سید محمد امین شاہ صاحب کے گھر چلے گئے جناب سید امین صاحب کا تعلق کراچی سے ہے اور ہمارے دوست بھائی محمد ناصر کے بہنوئی ہیں' کراچی آمد پر گزشتہ کئی سال سے ان کا اصرار تھا کہ برطانیہ آمد پر ان کو میزبانی کا موقع دیا جائے' آپ آج کل ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں، ماشاءاللہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باشرع مسلمان ہیں، ان کی خواہش تھی کہ ہم کچھ دن ان کے مکان میں قیام کریں' مگر ختم نبوت کے پروگراموں کی مصروفیت کے باعث ان سے اجازت لے کر ہم اپنی اگلی منزل لنکاسٹر کے لئے روانہ ہوگئے، چنانچہ گھنٹہ بھر کی مسافت طے کرکے ہم نماز عصر سے قبل لنکاسٹر پہنچ گئے، وہاں وضو وغیرہ کرکے نوافل ادا کیں، کچھ تلاوت کی تو اذان عصر ہوگئی، امام صاحب حضرت مولانا محمد سلمان صاحب سے ملاقات ہوئی بہت ہی احترام واکرام کا معاملہ فرمایا، نماز کے بعد انہوں نے تمام حاضرین سے فرمایا کہ تمام حاضرین تشریف رکھیں اور ختم نبوت سے متعلق اہم بیان ہوگا، رفقا نے بتلایا کہ مولانا مفتی محمد سلمان صاحب پورے بیان میں چشم تر رہے، بیان کے بعد ہم نے اجازت چاہی تو انہوں نے بااصرار تقاضا کیا کہ کھانا کھا کر جائیں، چنانچہ مغرب سے قبل موصوف اپنے گھر لے گئے، ماحضر پیش کیا اور کہا کہ مغرب کی نماز یہاں پڑھ لیں اور بنگالی بھائیوں کی مسجد میں ختم نبوت سے متعلق اعلان اور بیان کرتے ہوئے تشریف لے جائیں، چنانچہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مولانا موصوف بنفس نفیس ہمارے ہمراہ بنگالی مسجد تشریف لے گئے، مسجد کے امام صاحب سے تعارف کرایا اور ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں بیان اور اعلان کی طرف توجہ دلائی، اللہ جزائے خیر دے حضرت امام صاحب کو کہ انہوں نے ہمارے رفیق سفر حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب سے امامت کی درخواست کی جو انہوں نے قبول فرمائی۔

نماز مغرب کے بعد حسب پروگرام مولانا مفتی سہیل احمد جلال پوری نے نہایت موثر انداز میں انگریزی زبان میں بیان فرمایا اور مسلم عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، مسجد میں لٹریچر اور کانفرنس کا اشتہار دے کر واپس لندن کے لئے روانہ ہوگئے، چنانچہ تقریباً رات ایک بجے مفتی سہیل احمد صاحب کے گھر پہنچ گئے۔

٧/ جولائی بروز منگل ہماری اگلی منزل نوٹنگھم تھی، چنانچہ تقریباً چار گھنٹے کی مسافت کے بعد عصر سے قبل جناب بھائی محمود احمد حیدرآبادی کے گھر پہنچے، وہاں سے وہ مدینہ مسجد نوٹنگھم لے گئے، جہاں نماز کے بعد حسب پروگرام حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال کا بہت ہی موثر اور مفصل بیان ہوا، بیان کے بعد بھائی محمود صاحب کے گھر میں کھانا تھا، وہاں سے فارغ ہونے کے بعد راقم الحروف' مولانا قاری فیض اللہ چترالی اور مولانا مفتی سہیل احمد صاحب ڈربی کے لئے روانہ ہوگئے اور مفتی خالد محمود صاحب اور قاری محمد ایوب صاحب کو نوٹنگھم کی جامع مسجد بلال میں بعد نماز مغرب کے بعد اعلان و بیان کے لئے چھوڑ گئے۔

حسب معمول راقم نے ڈربی پہنچ کر ڈربی کی مسجد و اسلامک سینٹر اشاعت الاسلام میں مغرب کا بیان کیا' تمام حاضرین نے جم کر بیان سنا، بیان سے فارغ ہونے کے بعد امام صاحب اکرام کے لئے اپنے گھر لے گئے، ہم ابھی وہاں تھے کہ حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب اور جناب قاری محمد ایوب صاحب کو لے کر جناب محمود بھائی تشریف لے آئے، چنانچہ عشاء سے قبل ہی ہمارا قافلہ ڈیوزبری کے لئے روانہ ہوگیا اور رات تقریباً بارہ ایک بجے جناب الحاج نعمان مصطفی صاحب کے مکان پر پہنچ گئے' نماز پڑھی اور سوگئے۔

٨/ جولائی بروز بدھ صبح حافظ غلام مصطفی صاحب اور جناب حافظ شبیر احمد صاحب تشریف لائے' ان سے ملاقات ہوئی اور ناشتہ سے فارغ ہوکر حضرت مولانا قاری سعید الرحمن مدیر جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی کی رحلت پر ان کے بھائی جناب الحاج محمد الرحمن صاحب، ان کے برادرزادگان جناب الحاج محمد انور، محمد ازہر، مولانا قاری محمد اسماعیل رشید، جناب مولانا مفتی عبدالقادر سے تعزیت کرنے کے لئے شیفیلڈ کے لئے روانہ ہوگئے، وہاں موجود حضرات سے تعزیت کی اور وہاں سے ہڈرسفیلڈ میں مولانا عزیز الرحمن کی والدہ ماجدہ کی رحلت پر ان سے تعزیت کی غرض سے حاضری ہوئی، اسی طرح ہڈرسفیلڈ میں مقیم مولانا محمد اکرم اوکاڑوی صاحب کے والد ماجد جناب مولانا فضل الرحمن صاحب کی رحلت پر ان سے تعزیت کی غرض سے ان کے گھر پر حاضری کے لئے فون کیا تو پتا چلا کہ وہ گھر پر موجود نہیں' تقریباً ساڑھے چار بجے واپس ڈیوزبری بھائی نعمان صاحب کے گھر پر کھانا کھایا، کچھ دیر آرام کیا اور عصر کی نماز کے بعد حسب اعلان جامع مسجد زکریا میں راقم الحروف کا بیان ہوا، ماشاءاللہ اس مسجد کے منتظم و مدیر اور خطیب حضرت مولانا محمد یعقوب قاسمی صاحب کی صدارت میں تقریباً ایک گھنٹہ تک بیان ہوا، بیان کے بعد حضرت مولانا سے نجی اور مقامی معاملات و حالات پر مفید گفتگو ہوئی، بعد نماز عشاء کھانا کھایا اسی دوران

ڈیوزبری کے علماء میں سے مولانا مفتی خورشید احمد اور مولانا مفتی مرغوب صاحب تشریف لائے' تقریباً رات ڈیڑھ بجے تک ان حضرات سے مختلف علمی موضوعات پر بات چیت رہی۔

۹/ جولائی بروز جمعرات صبح مولانا مفتی محمد یوسف ساچا، مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد ایوب سورتی وغیرہ حضرات سے ملاقات ہوئی اور بعد نماز عصر مولانا مفتی مرغوب احمد کی مسجد میں کانفرنس سے متعلق مولانا مفتی سہیل احمد صاحب کا انگلش میں بیان ہوا اور مفتی مرغوب صاحب کے حکم اور خواہش پر ترمذی شریف کے طلبا کو ایک حدیث پڑھائی' ان کے مدرسہ کے لئے دعا کی اور اجازت لے کر واپس بھائی نعمان کے گھر پر آ گئے، بھائی نعمان صاحب نے کہا کہ میری بڑی بیٹی کا یہ بخاری کا سال ہے اور دوسرے نمبر کی بیٹی کا اگلا سال بخاری کا ہے ان دونوں کی خواہش ہے کہ ہمیں تبرکاً حدیث کا سبق پڑھا دیا جائے، چنانچہ ان کی خواہش پر ان کو بھی سبق پڑھایا اور نماز مغرب پڑھ کر ہم برمنگھم کے لئے روانہ ہوگئے۔ رات کو تقریباً ساڑھے بارہ ایک بجے کے قریب ہم سب رفقاء، بھائی محمد رضوان کے گھر پہنچے، جناب بھائی محمد رضوان صاحب ایک صالح نوجوان ہیں اور حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں' آج کل اپنا پرائیویٹ کاروبار اور تجارت کرتے ہیں، خیر سے وہ ختم نبوت کے ساتھ اس قدر روحانی وابستگی رکھتے ہیں کہ ہر سال وہ اپنا مکان ختم نبوت کے مہمانوں کے لئے خالی کر دیتے ہیں، چنانچہ گزشتہ تین چار سال سے راقم اپنے رفقاء کے ساتھ ان کے مکان میں رہائش رکھتا ہے، اسی طرح جناب الحاج محمد معصوم صاحب، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا گل محمد، جناب الحاج محمد شریف صاحب، مولانا خورشید احمد وغیرہ بھی ان دنوں اپنے آپ کو خدام ختم نبوت کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے ہیں، چنانچہ اس سال حسب معمول مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور ان کے رفقاء الحاج محمد شریف صاحب کے مکان پر تھے حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر اور مولانا صاحبزادہ محمد یحیٰ صاحب، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کے مہمان تھے' مولانا اللہ وسایا اور مولانا مفتی محمود الحسن، مولانا خورشید احمد کی مسجد میں قیام پذیر تھے۔

۱۰/ جولائی جمعہ کا دن تھا' لہٰذا حسب معمول اس سال بھی ان تمام علماء اور مہمانوں کے برمنگھم کی مختلف مساجد میں جمعہ کے خطابات اور بیانات رکھے گئے تھے، حضرت ڈاکٹر صاحب نے سینٹرل مسجد بلگریو روڈ، جناب مولانا مفتی سہیل احمد نے مسجد قبا، مولانا مفتی محمود الحسن نے مسجد فیض الاسلام، مولانا صاحبزادہ محمد یحیٰ لدھیانوی نے مسجد نقیب الاسلام، مولانا مفتی خالد محمود نے مسجد حمزہ، راقم الحروف نے مسجد خدام حسین، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے جامع مسجد ولورہیمٹن اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے مسجد عمر میں بیان و خطاب کیا اور نماز جمعہ کی امامت کی۔ چونکہ یہ جمعہ پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت کے طور پر منایا جاتا ہے اور دو دن بعد منعقد ہونے والی کانفرنس کی بھرپور تیاری پر برمنگھم کی مسلم عوام کو تیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے آج کا دن یوم ختم نبوت کے طور پر منایا گیا۔

چونکہ حضرت ڈاکٹر صاحب ای جمعرات کو رات گئے پہنچے تھے اور صبح جمعہ کی تیاری کی وجہ سے ہم خدام ان کی خدمت میں نہیں جا سکے تھے، اس لئے تمام رفقاء بعد نماز جمعہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، دعائیں لیں اور اگلے مشن کے لئے تازہ دم ہوکر روانہ ہوگئے۔

۱۱/ جولائی ہفتہ کو کینیڈا سے دو مہمان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے، جن میں ایک مولانا شفیق الرحمٰن صاحب تھے جن کا تعلق لاہور سے ہے اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل ہیں اور ایک عرصہ سے کینیڈا کے علاقہ کیلگری میں مقیم ہیں، اسی طرح دوسرے عرب راہنما جناب جمال حمود تھے جو اصلاً لبنانی ہیں مگر ایک عرصہ سے کینیڈا میں مقیم ہیں، جامعہ ازہر کے فاضل ہیں بہت عمدہ قرآن پڑھتے اور بہت ہی شستہ انگلش بولتے اور عربی و انگلش میں بیان فرماتے ہیں، جناب جمال حمود کی آمد پر حضرت ڈاکٹر صاحب نے ان کو اپنے ہمراہ ٹھہرایا اور ختم نبوت اور قادیانی فتنہ سے متعلق بہت ہی تفصیل سے سمجھایا، بعد میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے بتلایا کہ ان کے یہاں آنے کا سبب یہ بنا کہ چونکہ قادیانی کینیڈا میں اپنی مادر مہرباں کے سایہ عاطفت میں پروان چڑھ رہے ہیں، اس لئے انہوں نے اپنا ایک نیا مرکز بنایا جس کے افتتاح پر ملکہ برطانیہ نے جانا تھا، اس موقع پر قادیانی جمال حمود کے پاس بھی گئے کہ ہماری تقریب میں آپ بھی آئیں چونکہ جمال حمود کو اس سلسلہ میں معلوم نہ تھا کہ یہ کون لوگ ہیں، اس لئے انہوں نے ابتدائی طور پر ان کی حامی بھر لی مگر شرط یہ رکھی کہ میرے خطاب کا موضوع ختم نبوت ہوگا، قادیانی اس پر راضی ہوگئے، ادھر جناب جمال حمود برازیل چلے گئے تو قادیانیوں نے جمال حمود کی تصویر کے ساتھ اپنی تقریب میں آمد اور شرکت کے بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے اور ان کے بیان کے لئے اپنی جانب سے کوئی دوسرا موضوع متعین کر کے اعلان کیا کہ وہ اس موضوع پر خطاب کریں گے، شیخ جمال حمود کو ان کے احباب نے برازیل فون کر کے بتلایا کہ قادیانیوں نے یہ شرارت کی ہے، اس پر انہوں نے وہیں سے فون پر کہہ دیا کہ ان سے کہہ دو کہ میں

تمہاری کانفرنس میں نہیں آؤں گا۔

چونکہ ہمیشہ سے معمول ہے کہ برمنگھم کانفرنس سے ایک روز قبل جامع مسجد حمزہ میں ایک استقبالی جلسہ ہوتا ہے اور مسجد حمزہ کے حضرات باہر سے آنے والے اپنے معزز مہمانوں کو استقبالیہ دیتے ہیں، اس لئے ہفتہ کے دن عصر سے مغرب تک تمام معزز مہمان حضرات کا وہاں اجتماع ہوتا ہے اور حسب مشورہ کسی مہمان عالم کا بیان رکھ دیا جاتا ہے، اس سال حضرت مولانا مفتی خالد محمود نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال کا بیان اور حضرت ڈاکٹر صاحب کی دعا طے تھی، چونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس لئے ایک گھنٹہ حضرت مفتی خالد محمود صاحب نے اور آدھا گھنٹہ راقم الحروف نے بیان کیا، جب دعا کے لئے حضرت ڈاکٹر صاحب سے درخواست کی گئی تو آپ نے فرمایا میں شیخ جمال حمود کے ساتھ مصروف ہوں' اس لئے دعا کرا کر پروگرام ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ راقم کی دعا پر اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

فراغت کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب نے راقم سے سرگوشی کے انداز میں فرمایا کہ چونکہ شیخ کو قادیانی بدنام کر چکے ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا کہ ہم ان کی سرپرستی کریں میں نے عرض کیا: ضرور! چنانچہ شیخ جمال حمود، حضرت ڈاکٹر صاحب کی شفقت اور برادرم مولانا صاحبزادہ محمد یحییٰ کے باغ و بہار مزاج سے بہت ہی بے تکلف ہو گئے۔

۱۲/ جولائی بروز اتوار کانفرنس تھی' چنانچہ صبح نو ساڑھے نو بجے راقم الحروف سینٹرل جامع مسجد بیلگریو روڈ پہنچ گیا، وہاں نوافل ادا کئے، کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی تھوڑی دیر بعد جناب مولانا قاری قمر الزمان صاحب نے اپنی خوبصورت آواز سے تلاوت فرما کر کانفرنس کی ابتداء کی، حسب معمول اس سال بھی کانفرنس صبح نو ساڑھے نو بجے سے شروع ہو کر شام چھ بجے تک رہی۔ کانفرنس کی دو نشستیں تھیں پہلی نشست نو بجے سے ڈیڑھ بجے تک رہی اور ڈیڑھ بجے اذان ہو گئی پونے دو بجے نماز ظہر اور دو بجے سے دوسری نشست کا آغاز ہوا، اس سال بھی حسب معمول مسجد حمزہ کے نمازیوں اور کارکنان نے مہمان حضرات کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔

پہلی نشست میں سب سے پہلا بیان جناب مولانا حافظ نگین صاحب امیر یورپ کا ہوا تو دوسرا مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ ختم نبوت لندن کا ہوا، اسی طرح' مولانا سعد وقاص' حافظ امتیاز اور مولانا شفیق الرحمن صاحب اور مولانا مفتی سہیل احمد جلال پوری کے انگلش میں بیان ہوئے جبکہ راقم الحروف، مولانا فضل الرحمن درخواستی اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے اردو میں تفصیلی بیانات ہوئے اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی دعا پر پہلی نشست کا اختتام ہوا، نماز ظہر کے بعد دوسری نشست تلاوت اور نعت سے شروع ہوئی جس سے مولانا قاری محمد اسماعیل رشیدی، مولانا نور الاسلام بنگالی، اردو مولانا فضل داد انگلش، شیخ جمال حمود انگلش، مولانا محمد ابراہیم بریڈ فورڈ اردو، مولانا مفتی خالد محمود اردو، مولانا صاحبزادہ محمد یحییٰ لدھیانوی سلمہ اردو، مولانا عبدالحمید تونسوی اردو، جبکہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کا تفصیلی بیان ہوا اور انہوں نے مسئلہ قادیانیت کو جس خوبصورتی سے بیان فرمایا، یہ انہیں کا اختصاص تھا۔ کانفرنس کی دوسری نشست میں جب مولانا فضل الرحمن کا بیان شروع ہو چکا تھا' عین اسی وقت ہمارے معزز مہمان مولانا مفتی محمد ارشد بھی اسٹیج پر آ گئے' مولانا مفتی محمد ارشد اصلاً شجاع آباد کے ہیں اور ایک عرصہ سے ہانگ کانگ میں قیام پذیر ہیں اور کولون کی مسجد اور اسلامک سینٹر کے چیف امام ہیں' بہت باصلاحیت نوجوان ہیں' کانفرنس کے بعد انہوں نے بتلایا کہ ہالینڈ آیا ہوا تھا' وہاں سے برمنگھم آیا' جب ایئرپورٹ پر آیا اور معلوم ہوا کہ کانفرنس ہو رہی ہے تو سیدھا یہاں چلا آیا' افسوس کہ وہ دیر سے پہنچے ورنہ ان کا بھی بیان کرایا جاتا اور ہانگ کانگ کی نمائندگی ہو جاتی۔ آخر میں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مختصر بیان اور دعا پر کانفرنس کا بخیر و خوبی اپنے مقررہ وقت پر اختتام ہو گیا۔ یہ کانفرنس اپنے نظم و ضبط اور کثرت حاضری کے اعتبار سے برطانیہ کی سب سے بڑی کانفرنس تھی' جس میں بلا مبالغہ دس پندرہ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی ہوگی، چنانچہ اس اجتماع کے بعد جناب شیخ جمال حمود کیلگری کینیڈا نے حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم کے سامنے حاضرین کی کثرت پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا بلا مبالغہ دس سے پندرہ ہزار سے زائد لوگ ہوں گے۔

اس پر حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا یہ کانفرنس کثرت اجتماع اور حاضری کے اعتبار سے برطانیہ کے تبلیغی اجتماع کے بعد سب سے بڑے اجتماع پر مشتمل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرات اکابر کی محنت و جدوجہد کو قبول فرمائے اور اس سعی و کوشش کو فتنہ قادیانیت کے استیصال اور مسلمانوں اور ان کی نئی نسل کے دین و ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے ۹/ جون سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، اسی طرح ۱۲/ جون سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور ۲۵/ جون سے مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی صاحب نے تشریف لا کر برطانیہ بھر کے ایک ایک شہر اور ایک ایک بستی اور گاؤں کی مساجد اور مدارس کا چکر لگایا اور ایک ایک مسلمان کو مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی کی طرف متوجہ فرمایا۔ چنانچہ یہ

حضرات برنلے، بالٹی، ڈیوز بری، بری، ہیلی فیکس، ہڈرسفیلڈ، بلیک برن، بریڈ فورڈ، پرسٹن، بولٹن، شفیلڈ، سوزی، کاروف، گلاسٹر، ڈنکاسٹر، لنکاسٹر، ویکفیلڈ، لیڈز، ڈنڈی، ساؤتھ ہمٹن، باتھ گیٹ، ویسٹ ہمٹن، نوٹنگھم، لیسٹر، ڈربی، رگبی، آکسفورڈ، مانچسٹر اور گلاسگو تک ایک ایک شہر کو چھان کر دس جولائی کو برمنگھم پہنچے تھے، جن کی یہ برکت تھی کہ سینٹرل مسجد بیلگر یو روڈ اپنی وسعت کے باوجود اپنی کوتاہ دامنی پر نوحہ کناں تھی۔

کانفرنس سے فراغت اور مہمانوں کو رخصت کرنے اور نماز عصر کے بعد راقم الحروف، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا مفتی سہیل احمد، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، حضرت اقدس ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب کی معیت میں جامعہ علوم اسلامیہ کے فاضل اور جامع مسجد حمزہ کے خطیب مولانا امداد اللہ نعمانی جو آج کل علیل ہیں، ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر گئے، ان کی مزاج پرسی کی، حضرت ڈاکٹر صاحب نے ان کو دم کیا، واپسی پر جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب کے گھر پر مغرب کی نماز ادا کی، اتنے میں برادرم عتیق انور صاحب کا فون آ گیا کہ حضرت مولانا فضل رحیم صاحب آپ حضرات سے ملنے تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ حضرات تشریف لائے اور انہوں نے کانفرنس میں شرکت نہ کر سکنے پر افسوس اور اس سلسلہ کی وجوہات کی تفصیلات بتلائیں' ہوا یہ کہ یہ حضرات حسب پروگرام لاہور سے چلے مگر افسوس کہ ان کی فلائٹ لیٹ ہوگئی' بھاگم بھاگ دوسری فلائٹ لی' دبئی پہنچ کر معلوم ہوا کہ دبئی سے برطانیہ جانے والی فلائٹ بھی ان سے چھوٹ گئی ہے' تاہم پھر تیسری فلائٹ لے کر وہ سیدھے برمنگھم پہنچے' تو آگے امیگریشن والوں نے سوال و جواب کے لئے ان کو روک لیا یوں لیٹ پر لیٹ ہوتے گئے اور وہ جب باہر آئے تو کانفرنس کا اختتام ہو چکا تھا' تاہم ان سے عرض کیا گیا کہ آپ کی مساعی ضائع نہیں جائیں گی بلکہ امکان ہے کہ آپ کو دوہرا ثواب ملے کیونکہ اس مقصد کے لئے سفر اور سفر کی محنت و مشقت اور راستے کی مشکلات اور کانفرنس میں شریک نہ ہو سکنے کا قلق انشاء اللہ اجر عظیم بلکہ دوہرے اجر کا باعث ہوگا۔

ابھی یہ حضرات وہاں موجود تھے کہ مولانا اسلام علی شاہ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے عرض کیا کہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن کا فرمان ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کو لے آئیں ان سے ضروری بات چیت کرنی ہے' چنانچہ حضرت ڈاکٹر صاحب وہاں تشریف لے گئے اور حضرت مولانا فضل رحیم صاحب نے بھی اجازت لی' ہم نے نماز عشاء ادا کی اور واپس لندن کے لئے عازم سفر ہوگئے۔ رات ساڑھے بارہ ایک بجے اپنے مستقر پہنچے' فجر کی نماز پڑھی اور سو گئے۔

۱۳/ جولائی بروز پیر حضرت مولانا قاری فیض اللہ چترالی اور مولانا مفتی خالد محمود صاحب کی آج واپسی کی فلائٹ تھی' ان حضرات نے صبح ناشتہ کیا سامان اٹھایا اور سیدھے ایئر پورٹ آ گئے' مولانا مفتی سہیل احمد ان کو روانہ کر کے واپس آئے تھوڑی دیر آرام کیا' ناشتہ کیا اور اپنی گھریلو مصروفیات میں لگ گئے۔

چونکہ راقم الحروف کے لندن میں مقیم اعزہ کا اصرار تھا کہ ان کو بھی کچھ وقت دیا جائے' اس لئے ۱۳/ جولائی بروز پیر کو راقم الحروف کے ہم زلف جناب الحاج غلام رسول صاحب راقم کو لینے آ گئے' چنانچہ ظہر کے وقت میں ان کے ہاں چلا گیا' نماز پڑھی کھانا کھایا کچھ دیر ان سے ہم کلام رہا' پھر تھوڑی دیر قیلولہ کے لئے لیٹ گیا' شام کا کھانا عزیز بھانجے حافظ عبدالحی کے گھر پر تھا' اس لئے عصر کے بعد بھائی غلام رسول اور ان کے تمام گھر والے حافظ عبدالحی کے ہاں چلے گئے نماز مغرب ادا کی' کھانا کھایا بھائی غلام رسول اور ان کی بیوی بچے واپس گھر آ گئے' میں ان کے ہاں رہا' دیر بعد وہاں سے واپس اپنے مستقر آ گیا۔

۱۴/ جولائی بروز منگل دارالعلوم لندن جانے اور حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ صاحب سے ملاقات کا پروگرام تھا' چنانچہ ظہر کے وقت راقم الحروف اور مولانا مفتی سہیل احمد صاحب ۴۳ میل کا سفر کر کے دارالعلوم لندن پہنچ گئے۔ مفتی صاحب کو معارف بہلوی کا سیٹ اور ادلہ حنفیہ پیش کی۔ مفتی صاحب بہت ہی احترام و تپاک سے ملے' ماحضر تناول کیا' دیر تک دفتر میں بیٹھے رہے' ضروری بات چیت ہوتی رہی' تقریباً تین چار بجے وہاں سے روانہ ہو کر واپس اپنے مستقر آ گئے' اسی شام کو بعد عصر جناب عاصم صاحب اور جناب عدنان بیگ صاحب نے اپنے گھر پر اصلاحی نشست اور مجلس ذکر کا اہتمام کر رکھا تھا' چنانچہ وہ حضرات لینے کے لئے گئے' ہم دونوں ان کے ہمراہ وہاں پہنچے' نماز عصر ادا کی اور اصلاحی بیان کیا' ذکر کی مجلس ہوئی' سوال و جواب کی نشست ہوئی' کھانا کھایا' نماز مغرب ادا کی اور ان سے رخصت لے کر واپس گھر آ گئے' رات کو سو گئے صبح اٹھے اور سیدھے ایئر پورٹ کو روانہ ہو گئے۔ دس بجے کا جہاز تھا' اگلے دن صبح ساڑھے پانچ بجے راقم پاکستان پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ اس سفر کو باعث نجات آخرت بنائے اور اس تحریر کو میرے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے باعث ہدایت و راہنمائی بنائے۔ آمین۔

☆☆...... ......☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAUGHBAT.INFO

حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری

مولانا محمد جنید رانچوی

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۸۰ء سے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ شروع کیا اور ۱۸۸۲ء میں مجدد اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ نیز واضح رہے کہ مرزا نے ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء چار سال میں براہین احمدیہ کے نام پر ایک کتاب کی تصنیف مکمل کی، جس میں خود کو مجدد اور مامور من اللہ ثابت کرنے کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تئیں جس عقیدے کا اظہار کیا ہے، وہ عبارتیں پیش خدمت کی جاتی ہیں:

”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔“

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ، خزائن، ج:۱، ص:۵۹۳)

اور ۶۰۱ پر لکھتا ہے:

”عسیٰ ربکم ان یرحم علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا۔“

”یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف و احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے، اس سے سرکش رہیں گے، تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج:۱، ص:۶۰۲،۶۰۱)

نیز ۱۸۹۳ء میں جبکہ اس سے قبل مثیل مسیح اور مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کر چکا تھا، اپنی کتاب ”آئینہ کمالات اسلام“ کے صفحہ ۴۰۹ پر لکھتا ہے، ذرا ملاحظہ فرمائیں:

”الا یعلمون: ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ، ولا یاخذ شیئاً من الارض مالھم لایشعرون۔“

(آئینہ کمالات اسلام، خزائن، ج:۵، ص:۴۰۹)

مذکورہ بالا تینوں عبارتوں سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا قرآن سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف کوئی حدیث یا الہام یا کسی کا قول قابل حجت نہیں۔

۲:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا جسمانی طور پر ثابت ہے، لہٰذا ان کی جگہ کسی اور کا روحانی طور پر آنے کا دعویٰ کرنا غلط ہے۔

۳:...... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی کا آنا ثابت ہے، لہٰذا مرزا قادیانی ابن چراغ بی بی کا خود کو عیسیٰ کا مصداق ٹھہرانا غلط ہے۔

۴:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام علوم سیکھ کر آسمان سے نزول فرمائیں گے، لہٰذا مرزا کا ”فضل الٰہی“ کی شاگردی اختیار کرنے کے باوجود مسیحیت کا دعویٰ کرنا، اس کے جھوٹے ہونے کی بین دلیل ہے۔

۵:...... حضرت عیسیٰ ابن مریم دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، لہٰذا حضرت مسیح یہ وہی ابن مریم ہوں گے جو ایک مرتبہ اس دنیا میں آچکے ہیں۔

۶:...... حضرت عیسیٰ ابن مریم اس دنیا میں تشریف لائیں گے، لہٰذا ان کا کسی دوسری دنیا یعنی آسمان پر موجود ہونا متحقق ہو گیا، جو قرب قیامت میں دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

۷:...... ”تشریف لائیں گے“ لہٰذا مرزا، جو چراغ بی بی عرف گھسیٹی کے پیٹ سے نکلا، مصداق نہیں، کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہوں گے بلکہ آسمان سے اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

۸:...... غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ ظہور میں آئے گا، لہٰذا مرزا

قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ مذکورہ وعدہ میرے حق میں ہے فراڈ اور دھوکا ہے۔

۹: ان کے ذریعہ دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا، لہٰذا مرزائیت جیسا کفر و زندقہ کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۰: نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے، لہٰذا مرزا کا نحوست لئے ہوئے اپنی ماں کے پیٹ سے نکل کر مسیحیت کا دعویٰ کرنا، اس کے احمق ہونے کی دلیل ہے۔

یہ دس کی دس باتیں قرآن سے ثابت ہیں اور بقول مرزا قادیانی قرآن اور الہام سے ثابت ہیں لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ مرزائی، مرزا قادیانی کو منوانا تو چاہتے ہیں لیکن خود اس کی باتوں کو مان کر نہیں دیتے۔

☆☆......☆☆

گوانتاناموبے کا جیلر مسلمان ہوگیا

اللہ تعالیٰ کی پہچان کے لئے کوئی مخصوص قانون یا قاعدہ نہیں، یہ کسی بھی شکل میں اور کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔

فرانسیسی اخبار [illegible] کا نامہ نگار [illegible] گوانتاناموبے میں متعین ایک امریکی فوجی بانڈ بروکس کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کا آغاز مذکورہ جملے سے کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"بانڈ بروکس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا، زندگی کا ایک طویل عرصہ اس نے پیدائشی عیسائی مگر عملاً لادین بن کر گزارا، ان کا کہنا ہے کہ گوانتاناموبے کے قیدی نمبر ۵۹۰ کے ساتھ کئی ہفتوں پر مشتمل طویل بحث کے بعد جب میں نے اپنی زبان سے کلمہ توحید دہرایا تو جو حلاوت اور مٹھاس مجھے اس لمحہ نصیب ہوئی تھی، شاید اس سے قبل میں نے زندگی میں ایسا لمحہ پایا ہو، شاید اسی کو ایمان کی مٹھاس کہتے ہیں۔

بانڈ بروکس کا کہنا ہے کہ بالتحدید وہ دن مجھے یاد نہیں مگر وہ گھڑی یاد ہے، اس وقت میری گھڑی ۱۲:۳۹ کا وقت بتارہی تھی، سال ۲۰۰۳ء تھا، جب میں نے پوری تحقیق اور اطمینان کے بعد مسلمان ہونے کا فیصلہ کرلیا تو میرے اطراف قیدیوں کی ایک بڑی تعداد جمع ہوگئی، انہوں نے مجھے مصطفیٰ نام رکھنے کا مشورہ دیا، میں نے اس میں عبداللہ کا اضافہ کرلیا، اب میں عبداللہ مصطفیٰ ہوں۔

گوانتاناموبے میں اپنے تجربات بتلاتے ہوئے عبداللہ مصطفیٰ کہتے ہیں کہ جب میری ڈیوٹی مذکورہ جیل میں لگائی گئی تو میں بہت خوش تھا، کیونکہ اس سے قبل میں نے جیل میں قیدیوں کی زندگی کا قریب سے مشاہدہ نہیں کیا تھا، لیکن جیل کو دیکھنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ یہاں زندگی کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، جیل کی فضا انتہائی خوفناک بنا کر رکھی گئی ہے، اس جیل کے قیدیوں کو میں دیکھتا اور سوچتا کیا واقعی یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں کہ انہیں اس قدر سخت حفاظتی پہرے میں رکھا گیا ہے۔

اسلام میں اپنی دلچسپی کا نقطہ آغاز بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں ان قیدیوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو کو سنا کرتا، جو عموماً مشرق وسطیٰ، فلسطین، افغانستان اور عام اسلامی احکام پر مبنی ہوا کرتی، خصوصاً ان میں انگریزی بولنے والوں کی گفتگو رفتہ رفتہ میرے لئے دلچسپی کا باعث بننے لگی، پھر میں نے دیکھا کہ یہ لوگ قید و بند کی ان تمام سختیوں کے باوجود نماز کا اہتمام کرتے ہیں، باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت اور ہمیشہ باوضو رہتے ہیں، ان سختیوں نے ان کے ایمان کو کمزور کرنے کے بجائے مزید پختہ کردیا ہے، ان چیزوں کو دیکھنے کے بعد اسلام میں میری دلچسپی میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا، قیدی نمبر ۵۹۰ نے جو مراکش سے تعلق رکھتے ہیں اور امریکی حکومت نے انہیں مراکشی حکومت کے حوالے کردیا ہے، میری دلچسپی کو بھانپ کر باقاعدہ اسلام کی جانب دعوت دینی شروع کردی، الحمدللہ! اب میں مسلمان ہوں، میرے اسلام قبول کرنے کو فوجی افسران نے امریکا سے مخفی رکھا اور مجھے فوج سے بھی کنٹریکٹ ختم ہونے سے پہلے فارغ کردیا گیا، لیکن وہ مجھ سے ایمان کی وہ دولت نہ چھین سکے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے۔"

([illegible])

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننھ دوآدم کے دیرینہ مخلص ساتھی حاجی علی [illegible] کے نوجوان شادی شدہ صاحبزادے کا ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا، مجلس کے رفقاء مولانا محمد راشد مدنی، مولانا طاہر محمد [illegible]، حافظ محمد طارق حمادی نے ان کے گھر جاکر تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اسی طرح شبان ختم نبوت کے نئے رفیق جناب عاشق علی بھٹی کا اکلوتا بیٹا جو پیدائشی ایک عارضے میں مبتلا تھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب کے والد بزرگوار کے انتقال پر مرکزی ساتھیوں نے دلی تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مولانا فخر الزمان، کراچی

حسنِ اخلاق کے ثمرات

خلاقِ عالم نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کے ذمہ اپنی بندگی کا فریضہ عائد کیا اور اس کو فطرت سلیمہ عطا فرمائی۔ فطرت سلیمہ میں سے ایک امر حسن اخلاق ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انک لعلی خلق عظیم''

حسن اخلاق کی بڑی فضیلت ہے، حدیث شریف میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اکثر ما یدخل الناس الجنة تقوی اللّٰہ و حسن الخلق۔''

(ترمذی)

ترجمہ: ''لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں لے جانے والی چیز تقویٰ اور حسن اخلاق ہے۔''

یعنی جو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور لوگوں سے عمدہ اخلاق کا معاملہ کرتے ہیں وہ لوگ جنت میں جائیں گے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دے دی ہے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اثقل مایوضع فی المیزان خلق حسن۔''

ترجمہ: ''میزان عمل کے پلڑے میں سب سے بھاری چیز عمدہ اخلاق ہوں گے۔''

یعنی حسن اخلاق کی برکت سے تمام اعمال وزنی ہوں گے، یہی وہ عمل ہے جس کے ذریعہ انسانی معاشرہ سنور سکتا ہے، حسن اخلاق کی بدولت ہی آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے، بھائی چارگی اور مواخاۃ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

''یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی الانسان؟ فقال: خلق حسن'' (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''یا رسول اللہ! انسان کو عطا کردہ چیز میں سب سے زیادہ بہتر چیز کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اخلاق۔''

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''یا ابا هریرة علیک بحسن الخلق، قال ابو هریرة وما حسن الخلق یا رسول اللہ! قال: تصل من قطعک وتعفو عمن ظلمک وتعطی من حرمک۔''

ترجمہ: ''اے ابو ہریرہؓ! حسن اخلاق کو لازم پکڑو! حضرت ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! حسن اخلاق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق کو جوڑو، اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرو اور جو تمہیں محروم کرے اس کو دو۔''

حسن اخلاق کا ثمرہ آپس کی محبت کی صورت میں پیدا ہوتا ہے، دوریوں اور وحشت کو ختم کر دیتا ہے، آپس کی محبت کی اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بڑی اہمیت بیان کی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لو انفقت مافی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبهم ولکن اللّٰہ الف بینهم۔'' (الانفال)

ترجمہ: ''اگر تو خرچ کر دیتا جو کچھ زمین میں ہے سارا، نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان کے دلوں میں۔'' (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

''اسلام سے پہلے عرب میں جدال وقتال اور نفاق وشقاق کا بازار گرم تھا، ذرا ذرا سی باتوں پر قبائل آپس میں ٹکراتے رہتے تھے، دو جماعتوں میں جب لڑائی شروع ہو جاتی تو صدیوں تک اس کی آگ ٹھنڈی نہ ہوتی تھی، مدینہ کے دو زبردست قبیلے اوس وخزرج کی خونریز و آزمائی اور دیرینہ عداوت وبغض کا سلسلہ کسی طرح ختم نہ ہوتا تھا، ایک دوسرے کے خون کا پیاسا اور عزت وآبرو کا بھوکا تھا، ان حالات میں آقائے دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

وسلم توحید ومعرفت اور اتحاد واخوت کا عالمگیر پیغام لے کر مبعوث ہوئے، لوگوں نے انہیں ایک فریق ٹھہرایا اور سب نے مل کر نفاق وشقاق کا رخ ادھر پھیرلیا، پرانے کینے اور عداوتیں چھوڑ کر ہر قسم کی دشمنی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات کو مطمع نظر بنالیا، وہ آپ کی پند ونصیحت سے گھبراتے تھے اور آپ کے سایہ سے بھاگتے تھے، دنیا کی کوئی طاقت نہ تھی جو ان بندوں کی بھیڑ اور بہائم کے گلہ میں معرفت الٰہی اور حب نبوی کی روح پھونک کر اور شراب توحید کا متوالا بنا کر سب کو ایک دم اخوت والفت کی باہمی زنجیر میں جکڑ دیتی اور اس مقدس ہستی کا درہم ناخریدہ غلام اور عاشق جاں نثار بنادیتی، جس سے زیادہ چندروز پہلے ان کے نزدیک کوئی مبغوض ہستی نہ تھی، بلاشبہ روئے زمین کے خزانے خرچ کرکے بھی یہ مقصد حاصل نہ کیا جاسکتا تھا، جو اللہ کی رحمت واعانت سے ایسی سہولت کے ساتھ حاصل ہوگیا، خدا نے حقیقی بھائیوں سے زیادہ ایک کی الفت دوسرے کے دل میں ڈال دی اور پھر سب کی الفتوں کا اجتماعی مرکز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات منبع البرکات کو بنادیا، قلوب کو دفعتاً ایسا پلٹ دینا خدا کی زورقدرت کا کرشمہ ہے اور ایسی شدید ضرورت کے وقت سب کو محبت والفت کے ایک نقطہ پر جمع کردینا، اس کے کمال حکمت کی دلیل ہے۔''

(تفسیر عثمانی)

یعنی آپس کی محبت والفت اتنی قیمتی چیز ہے کہ ساری روئے زمین کے خزانے لٹا کر بھی اس کو حاصل نہیں کیا جاسکتا، لیکن حسن اخلاق کی برکت سے یہ محبت والفت حاصل ہوجاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپس کی محبت والفت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان اقربکم منی مجلسا احاسنکم اخلاقا الموطئون اکنافا الذین یألفون ویؤلفون۔''

ترجمہ: ''تم میں سے زیادہ مجھ سے مجلس کے اعتبار سے قریب وہ شخص ہے جو متواضع ہو اور محبت کرنے والا ہو اور وہ جس سے محبت کی جائے۔''

حسن اخلاق کی رو سے جہاں آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے، وہاں جذبہ اخوت بھی بیدار ہوتا ہے جو کہ فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انما المؤمنون اخوۃ'' (الحجرات)

ترجمہ: ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

جس طرح باپ شریک بھائی کے ساتھ ہمدردی وغم گساری کا معاملہ کیا جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں کو آپس میں بھی یہی معاملہ کرنا چاہئے اور یہ اخوت وبھائی چارگی صرف اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ہو نہ کہ دنیاوی منافع ومقاصد کے لئے اسی کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''من آخی اخافی اللّٰہ رفعہ اللّٰہ درجۃ فی الجنۃ لاینالھا بشئی من عملہ۔''

ترجمہ: ''جس کسی نے اللہ کے لئے کسی سے مواخاۃ کی اللہ رب العزت اس کو جنت میں ایسا درجہ عطا فرمائیں گے جو کسی اور عمل سے نہیں مل سکتا۔''

یعنی اس کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ اس درجہ تک کوئی اور عمل نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: ''میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ''تم کو خوشخبری ہو اور پھر خوشخبری ہو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے ایک جماعت کے لئے عرش کے اردگرد کرسیاں لگائی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، لوگ اس دن پریشان حال ہوں گے، مگر ان لوگوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی، لوگ ڈر رہے ہوں گے مگر ان کو کوئی خوف وڈر نہیں ہوگا، یہ اللہ کے ولی ہوں گے قیامت کے دن ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔

آپس میں بھائی چارگی محبت واخوت اور حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ ''اے کاش! کہ ہم میں سے کا ہر مسلمان اچھے اور عمدہ اخلاق والا بن جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اپنانے والا بن جائے تو انشاء اللہ کچھ عرصہ میں معاشرہ برائیوں سے پاک ہوجائے گا اور ہر طرف امن وآشتی کا بول بالا ہوگا۔''

☆☆......☆☆

چھٹی قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

تیسری وجہ ارتداد

تمام انبیاءؑ کرام سے افضل ہونے کا دعویٰ

اسلامی عقیدے کی رو سے کوئی شخص جو نبی نہ ہو کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ شرح عقائد نسفی ص:۱۲۴ اور شرح قصیدہ بدأالامالی ص:۲۴ میں ہے:

"ولا یبلغ ولی درجة الأنبیاء لأن الأنبیاء معصومون مأمونون عن خوف الخاتمة مکرمون بالوحی ومشاهدة الملک مأمورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء فما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی، کفر وضلال."

ترجمہ:..."اور کوئی ولی، انبیاءؑ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ انبیاءؑ کرام گناہوں سے معصوم، خوف خاتمہ سے مامون، وحی اور مشاہدہ ملائکہ سے مشرف اور تبلیغ احکام اور ہدایت مخلوق پر مامور ہوتے ہیں۔ پس یہ جو بعض کرامیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ کسی ولی کا کسی نبی سے افضل ہونا جائز ہے، یہ کفر وضلال ہے۔"

مرزا کی مندرجہ ذیل عبارتوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاءؑ کرام کے کمالات کا جامع ہے، اسلامی عقیدے کے مطابق ایسا دعویٰ کفر ہے۔

۱/۱۱۷۔ "میری نسبت براہین احمدیہ حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء یعنی رسول خدا تمام گزشتہ انبیاءؑ علیہم السلام کے پیرایوں میں، اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاءؑ علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۸۹، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۱۷)

۲/۱۱۸۔ "اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۹۰، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۱۸،۱۱۷)

۳/۱۱۹۔ "اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک جس قدر انبیاءؑ علیہم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۸۵، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۱۳)

۴/۱۲۰۔ "کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاءؑ میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریمؐ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے ... پہلے تمام انبیاءؑ ظل تھے۔ نبی کریمؐ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔" (ملفوظات ج:۳ ص:۲۷۰)

۵/۱۲۱۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاءؑ علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص:۷۲ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۷۶)

۶/۱۲۲۔ ''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاؑ سے بہتر ہے۔'' (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص ۲۷۸)

۷/۱۲۳۔ ''اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کو انس و جن پر حاکم و سردار بنایا۔ ان کو شیطان نے گمراہ کیا اور جنت سے نکلوایا۔ اور یہ حکومت اسے مل گئی اور آدم کو ذلت و خواری (معاذ اللہ) اس معرکہ میں نصیب ہوئی۔ جنگ ایک ڈول ہے اور انتہا کا انجام رحمٰن کے پاس ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ شیطان کو آخری زمانہ میں ہزیمت دی جاسکے۔'' (ترجمہ حاشیہ خطبہ الہامیہ ص ۳۱۳، روحانی خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۸/۱۲۴۔ ''خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

۹/۱۲۵۔ ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۱۰/۱۲۶۔ ''پہلے انبیاؑ کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود ہوتے تھے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ اپنے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے جو تمام عالم پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔'' (ملفوظات ج ۔ ص ۲۲۱)

۱۱/۱۲۷۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرمادیا ہے کہ وہ امت ضلالت سے محفوظ ہے۔ جس کے اول میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے یعنی ایک طرف وجود باجود کی دیوار روئیں ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ آنحضرت نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نہیں سمجھا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے۔ اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اس

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

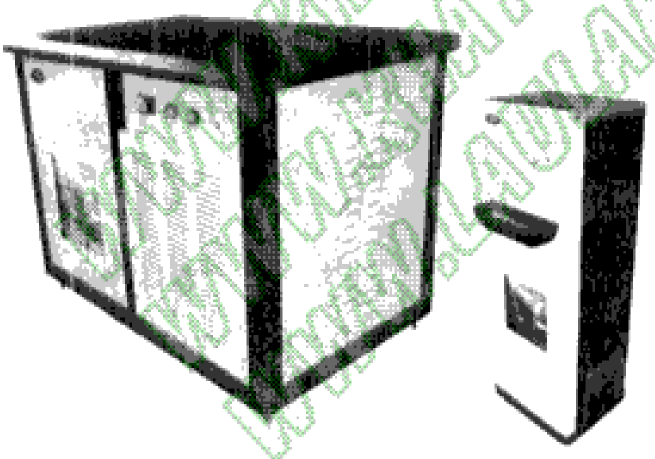

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720
E-mail:monir@super.net.pk

کی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ غرض قرون ثلثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے۔'' (تریاق القلوب ص:۱۵۶، روحانی خزائن ج ۱۵ ص:۴۷۸)

۱۲/۱۲۸۔ ''میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اگر اس وقت مسیح ہوتے تو جس قدر عظیم الشان تائیدی نشان پیشگوئیوں کے رنگ میں اب خدا نے میرے ہاتھ پر صادر کئے ہیں وہ ان کو دیکھ کر شرمندہ ہوجاتے اور اپنی پیشگوئیوں کا مارے ندامت کے نام نہ لیتے۔'' (ملفوظات ج ۳ ص:۱۳۲)

۱۲/۱۲۹۔ ''میں پکار کر کہتا ہوں مسیح کو مجھ پر زیادت نہیں کیونکہ میں نور محمدی کا قائم مقام ہوں۔'' (ملفوظات ج:۳، ص:۱۴۵)

۱۳/۱۳۰۔ ''خدا کی غیرت نے چاہا کہ احمد کے غلام کو مسیح سے افضل قرار دیا۔'' (ملفوظات ج:۳ ص:۲۵۵)

۱۴/۱۳۱۔ ''(مسیح علیہ السلام میں) انسانیت کا اقبال بھی اس کے وجود میں نظر نہیں آتا۔ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ مسیح موعود سے مقابلہ کرنے میں بھی مسیح اپنی کامیابی اور بعثت کے لحاظ سے کم ہے۔ کیونکہ محمدی مسیح محمدی کمالات کا جامع ہے۔'' (ملفوظات ج:۳ ص:۳۶۵)

۱۵/۱۳۲۔ ''میں مسیح اور حسین سے بڑھ کر ہوں۔'' (ملفوظات ج:۳ ص:۲۸۳)

۱۶/۱۳۳۔ ''حضرت عیسیٰ اگر اسی شان سے آتے جس شان سے وہ پہلے آئے تو وہ وہ کام نہ کرسکتے جو مسیح موعود کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے۔ ان کا دائرہ بہت تنگ اور چھوٹا تھا۔ اور مسیح موعود کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ان سب امور پر جب نگاہ کی جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود ابن مریم سے بڑھا ہوا ہے۔'' (ملفوظات ج ۳ ص ۳۷۹)

۱۷/۱۳۴۔ ''خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس (ابن مریم) سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا۔ اس (ابن مریم) کے کام سے بہت بڑھ کر ہے [illegible] میں خدا نے [illegible] اور مسیح مجھ سے [illegible]'' (ملفوظات ج ۳ ص ۳۳۰)

۱۸/۱۳۵۔ ''عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔'' (ملفوظات ج:۳ ص:۲۹۷)

(جاری ہے)

مکتوب جرمنی

۶/ جولائی ۲۰۰۹ء

محترم جناب مولانا اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اچھی صحت سے نوازے اور خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

ذرا دیر بعد لکھ رہا ہوں' معذرت چاہتا ہوں' کوشش کروں گا کہ آئندہ سستی نہ ہو۔ شیخ راحیل احمد کی رحلت کا آپ نے سنا ہوگا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کچھ الفاظ ان کے لئے سپرد قلم کئے ہیں' مناسب سمجھیں تو ہفت روزہ ختم نبوت میں جگہ عنایت فرمائیں۔

ہفت روزہ باقاعدہ مل رہا ہے' بہت ممنون ہوں' تمام محترم بزرگوار اور دیگر بھائیوں کو بہت بہت سلام اور دعا کی درخواست۔

خاکسار

افتخار احمد

کولون جرمنی

شب براٗت

بخشش ومغفرت کی رات

مولانا مشتاق احمد عباسی

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہر وقت رحمت نازل فرماتے رہتے ہیں' بلکہ بعض اوقات نزول رحمت بارش کی طرح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم چاہتے ہیں کہ میرے بندے کامیاب ہوجائیں' وہ دنیا و آخرت کے مصائب سے نجات پاجائیں' ان کی دنیا و آخرت کی مشکلات آسان ہوجائیں۔

شب براٗت نصف شعبان یعنی پندرھویں شب بہت ہی زیادہ باعث مغفرت ورحمت ہے۔ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اس مبارک رات میں قیام کرو یعنی نوافل وغیرہ پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اور قبرستان میں جاؤ اور گناہوں سے معافی مانگو۔

ابن ماجہ ہی میں دوسری روایت ہے: فرمایا حضور رحمت عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصف شعبان کی رات آئے تو عبادت کے ساتھ جاگو اور دن کو روزہ رکھو' بے شک اللہ کریم غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں کہ: ''کوئی ہے معافی کا طلبگار کہ میں اس کو بخش دوں' کوئی ہے روزی کا طالب کہ میں اس کو رزق کی وسعت دوں' کون ہے مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت دور کروں' کون ہے مجھ سے مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں'' طلوع فجر تک یہ منادی فرماتے رہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تھے کہ آدھی رات کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں باہر تلاش کرنے نکلی' دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع کے قبرستان میں آسمان کی طرف چہرہ کیے ہوئے ہیں (یعنی دعا مانگ رہے ہیں) مجھے دیکھ کر فرمایا: ''اے عائشہ! تجھے اندیشہ ہوا کہ شاید اللہ کے رسول کسی اور زوجہ کے ہاں گئے ہوں گے اور فرمایا: بے شک اللہ جل جلالہ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں' پس وہ اتنے لوگوں کی بخشش فرماتے ہیں جتنے بنی کلب کی بکریوں کی کھال پر بال ہیں۔''

ابن عساکر میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہ رکھتے تھے (یعنی ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے) کیونکہ اس رات مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

اس رات میں اس سال مرنے والوں کے نام ظاہر کیے جاتے ہیں اور ہم سب کو معلوم نہیں ممکن ہے ہمارا بھی نام اس دنیا سے رخصت ہونے والوں کی فہرست میں شامل ہو اور ہم بڑی غفلت میں شیر خوار بچے کی طرح پڑے ہوں' پس اللہ کی طرف رجوع کرو اور مسافروں کی طرح رہو اور امیدیں مختصر کرو' موت کا انتظار کرو اور عبادت میں کوشش کرو' تاکہ تمہارا زاد راہ بنے اور یاد کرو تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں احباب چھوڑ آئیں گے اور ساتھی جدائی اختیار کرلیں گے اور اپنے پرائے گڑھا کھود کر دفن کر آئیں گے اور تمہیں لحد میں چھپا دیں گے گویا ان کا اور تمہارا تعلق نہ تھا اس طرح تم پر مٹی ڈالیں گے کہ گویا تمہاری اور ان کی کوئی الفت نہ تھی اس وقت تم حسرت کروگے لیکن بے فائدہ اس وقت نصیحت حاصل کروگے مگر کوئی فائدہ نہ ہوگا اگر تم نے نیکیاں کی ہیں تو سعادت ہے اور اگر تم نے برائیاں کی ہیں تو پھر افسوس ہے کہ تم بڑی عطا سے محروم ہوگئے۔

یااللہ! ہم تیرے مجرم بندے ہیں' ہمارا توشہ قلیل ہے ہم پر قبر میں رحم فرما اور حشر کے بعد رحم فرما اور بہتر طریق پر درگزر فرما ہم اللہ کی پناہ مانگتا ہیں شیطان مردود سے۔

شب براٗت اور رسوم:

افسوس اس مقدس رات کو ہم بدعات' رسوم اور خلاف شریعت کاموں میں پڑ کر محروم رہ جاتے ہیں' مثلاً آتش بازی کہ اس میں گناہ کے علاوہ بعض اوقات جانی و مالی نقصان بھی ہوجاتے ہیں' ہر سال کتنے گھر جل جاتے ہیں' چراغاں کرنا' بجائے اس کے کہ ہم اپنے دل ایمان و توحید' حب رسول اور شریعت کے چراغوں سے روشن کریں' ہم ظاہری روشنی و چراغاں تو کرتے ہیں ہمارے دل اسی طرح تاریک رہتے ہیں' ہمارے دلوں میں نفاق اور نافرمانی کے اندھیرے ہیں' ہم تجلیات الٰہی سے محروم ہیں' مگر دکھاوے کے لئے چراغاں کرنا ہم نہیں چھوڑتے' اسی طرح قبرستان تو اپنی موت کو یاد کرنے کے لئے جانا چاہیے مگر ہم لوگ میلے جھمیلے کے انداز میں قبرستانوں میں جاتے ہیں' قبرستانوں میں بھی چراغاں اور شور وغل ہوتا ہے' کاش ہم خاموشی سے قبرستان ایسے وقت جائیں جب واقعی ہمیں موت یاد آئے اور اپنے عزیزوں کی قبور پر فاتحہ پڑھیں اور شریعت کے مطابق دعا کریں۔

اسی طرح رسم حلوہ بھی ہمارے پورے ماحول میں' پورے زور وشور سے موجود ہے اور اس کے لئے بے سند وضعیف باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں' مساجد میں شور وغل ہوتا ہے' عبادت و یکسوئی سے دعا کرنے کی بجائے دنیاوی باتیں ساری رات جاری رہتی ہیں اور گویا یہ رات اللہ کے ذکر قرآن مجید کی تلاوت کی بجائے دنیاوی تذکروں میں گزار دیتے ہیں جو بڑی محرومی کی بات ہے۔

غرض یہ مبارک رات ہے اس میں ہم نمازیں پڑھیں' تلاوت قرآن مجید کریں' دعائیں کریں' درود شریف پڑھیں' اپنے گناہوں سے توبہ کریں آج گناہوں کی شامت سے نامعلوم ہم کن کن مصائب میں گھرے ہوئے ہیں۔

اللہ ہمیں اپنے گناہوں سے اخلاص سے توبہ نصیب فرمائیں اور اس شب کی قدر نصیب فرمائیں۔ آمین۔

☆☆☆ ☆☆☆

شیخ راحیل احمدؒ

حیات و خدمات

افتخار احمد، کولون، جرمنی

۲۰۰۳ء کے اوائل کی بات ہے کہ میں اپنے قادیانی دوست شیخ راحیل احمد کی مزاج پرسی کے لئے یونیورسٹی کلینک کولون گیا، میں جب ہسپتال کی لفٹ سے باہر نکلا تو سامنے قادیانی جماعت کے مربی اور میرے اور شیخ صاحب کے ایک مشترکہ دوست آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ ڈاکٹروں کے مطابق دل کا دورہ جان لیوا ہے، ان کے دل کی نسیں سکڑ چکی ہیں، جس کے باعث آپریشن کرنا بھی لاحاصل ہوگا، شیخ صاحب نے ان دونوں احباب سے یہ وصیت بھی کر دی کہ اگر ان کی وفات ہوگئی تو یہ مربی جس کا نام جلال الدین شمس تھا، ان کی نماز جنازہ ہرگز نہیں پڑھائے گا۔ میں یہ باتیں سن کر بوجھل دل سے شیخ صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا، مجھے دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں جو کہ دو سال قبل مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو پہچانتے ہوئے اس کی غلامی کا گلے میں پڑا طوق اتار پھینک کر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ چکا تھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے تلے ہر قادیانی کو قادیانیت کی اصلیت بتانے کے مشن پر گامزن تھا، شیخ صاحب کی طبیعت کو بخوبی جانتا تھا، نہ صرف اس لئے کہ ہم دونوں پیدائشی قادیانی تھے بلکہ اس لئے بھی کہ ہمارا بچپن چناب نگر (ربوہ) میں گزرا اور ہم نے ایک ہی ہائی اسکول میں تعلیم پائی، اس کے علاوہ جرمنی میں جماعت کے اعلیٰ عہدوں پر بھی اکٹھے کام کیا۔

صحیح موقف پر ڈٹ جانے اور سچائی کی خاطر کسی بھی نقصان کی پروا نہ کرنے والے، منافقت سے پاک، جرأت مند اور کھری بات کرنے والے شخص کا حال احوال پوچھنے کے بجائے انہیں یوں مخاطب کیا کہ شیخ صاحب! میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ کو اصل مرض کیا ہے؟ آپ کا دل بار بار کیوں آپ سے ناراضگی کا اظہار کر رہا ہے، پوچھنے لگے کہ بتاؤ؟ عرض کیا کہ عرصہ دراز سے دیکھ رہا ہوں کہ جماعت کے ہر مسئلے پر آپ اختلافی رائے کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں، آپ سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی قادیانیت کو کمبل کی طرح اوڑھے ہوئے ہیں، اس کمبل کو اتار پھینکئے، آپ کا دل مان جائے گا اور آپ تندرست ہو کر گھر چلے جائیں گے، پوچھنے لگے کہ مجھے بتاؤ کہ جماعت چھوڑ کر جہاں تم گئے ہو وہ کیا کہتے ہیں؟ چنانچہ الٹے پاؤں گھر گیا، تحفظ ختم نبوت کی دو کتابیں ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لے آیا، پھر میں متواتر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، بہت سارے مسائل پر بات ہوئی، شیخ صاحب چند روز بعد گھر چلے گئے، وہاں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا، پھر ۲۳/اگست ۲۰۰۳ء کا وہ مبارک دن بھی آیا، جب شیخ صاحب اپنے داماد جاوید کے ہمراہ آفن باخ فرنکفرٹ کی مسجد توحید کے خطیب اور امیر جرمنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاری مشتاق الرحمن کے روبرو مسجد توحید میں کلمہ حق پڑھتے ہوئے قادیانیت کو رد کرنے کا اعلان کر رہے تھے، نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج رہی تھی، میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو رواں تھے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جہنم کی آگ سے بچا کر اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے تھے، زیادہ خوشی اس بات کی بھی تھی کہ اب میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والا ایک نڈر شخص بھی آن ملا تھا، قادیانیوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری، بہرحال پھر شیخ صاحب کے ساتھ گلی گلی، شہر شہر اور ملک ملک جا کر تبلیغ اسلام کی توفیق ملی، قادیانیت کو بے نقاب کرنا ہمارا مشن بن گیا، اس محنت کے اثرات جرمنی کی قادیانی جماعت کو دیکھ کر بخوبی محسوس کئے جاسکتے ہیں، وہی جماعت جو کبھی فری اسٹائل کھیلا کرتی تھی، دفاعی کھیل کھیلنے پر مجبور ہوگئی، کوئی بہت ہی گیا گزرا جاہل اور گمنام شخص ان کے ہاتھ لگ جائے تو علیحدہ بات ورنہ کسی بھی مسلمان کا جرمنی میں اب قادیانی ہونا ممکن نہیں رہا، بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ مرزائیوں کی واپسی کا سفر شروع ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بھولے بھالے بھائیوں اور بہنوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے جو اندھی عقیدت میں جہنم کے راستوں پر گامزن ہیں [illegible] نجات دینے والے کے بجائے [illegible] بناوٹی نبی [illegible] بھی سیدھی نہیں، جو اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ ایک آنکھ والے کو دنیا ڈرائیونگ لائسنس نہیں دیتی، بھلا اوپر والا نبوت کا لائسنس کیسے دے دے گا؟ ۱۵ مئی بروز جمعہ خبر ملی کہ شیخ صاحب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، پانچواں دل کا دورہ واقعی جان لیوا ثابت ہوا۔ انا للہ وانا

الیہ راجعون۔ چھ سال قبل اگر وہ اسلام قبول کئے بغیر دنیا سے چلے جاتے تو مجھے واقعتا بہت افسوس ہوتا مگر آج خوشی اس بات کی ہے کہ جانے والا اپنے اللہ اور رسول کو راضی کر کے گیا، وہ نہ صرف اپنے وجود کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر گیا بلکہ اور بھی بہت ساروں کی نجات کا سبب بنا، یقیناً:

رشتہ نہ ہو قائم جو محمدؐ سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

قادیانیت سے اسلام تک کا جو سفر شیخ راحیل احمد نے طے کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد جو تبلیغ اسلام کی وہ تاریخ بن گئی اور تاریخ بھلائی نہیں جاسکتی، دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ شیخ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کی اسلامی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شیخ صاحب کے قبول اسلام کے بعد میں ایک مرتبہ ان کے ساتھ بغرض تبلیغ ایک قادیانی خاندان کے ہاں کولون سے ڈھائی سو کلومیٹر دور اوسنا بروک شہر جارہا تھا، جہاں بعد میں ایک جلسہ میں شرکت بھی کرنا تھی، جسکا انتظام سابقہ قادیانی سید منیر شاہ نے کیا تھا، چھٹی کا دن تھا، گاڑی سڑک پر فراٹے بھرتی تیز رفتاری سے جارہی تھی، شیخ صاحب اس بات سے بھی خوش تھے کہ ابھی موبائل پر ان کے داماد نے لندن سے انہیں نواسے کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی کہ اچانک گاڑی بے قابو ہو کر سڑک کے درمیان لگے لوہے کے جنگلوں سے ٹکرا کر گھومی اور پھر نیچے گہری کھائی میں لٹک گئی اب صورت حال یہ تھی کہ اگر باہر نکلنے کی کوشش میں ذرا سا وزن بھی آگے پڑتا ہے تو گاڑی یقینی طور پر کھائی میں جاگرتی، جس کا نتیجہ قادیانیوں کا جشن ہوتا اور اگر مزید اندر بیٹھ کر مدد کا انتظار کرتے تو پھر بھی نتیجہ مختلف نہ ہوتا، میں نے شیخ صاحب کو تنبیہ کرکہا کہ شیخ صاحب! میرے ساتھ یہ پانچواں واقعہ ہے جو زندگی اور موت کے فاصلے کو کم کر رہا ہے، ہر بار میرے خدا نے میری حفاظت اس طرح کی ہے کہ مکھن سے بال کی طرح مجھے باہر نکالا ہے، آج بھی انشاء اللہ وہ ہماری اسی طرح حفاظت کرے گا جس طرح وہ اپنے بندوں کی کیا کرتا ہے، جب تک ہم سے وہ کام نہیں لے لیتا جس کے لئے اس نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے وہ ہمیں سلامت رکھے گا' یہ کہہ کر ہم نے ایک ہی وقت میں اپنے اپنے دروازے کھولے اور اس طرح اکٹھے باہر نکلے کہ کسی ایک طرف زیادہ وزن نہ پڑے اور چند ہی لمحوں بعد ہم گاڑی سے اس طرح باہر نکل کر کھڑے تھے کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں، امدادی طور پر پہنچنے والی پولیس اور دوسرے راہگیر بھی حیران تھے، بہر حال گاڑی متعلقہ محکمے نے باہر نکالی اور جب اسے اسٹارٹ کیا تو وہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، تحفظ ختم نبوت کے لئے جو مجاہد نکلے ہیں ان کی حفاظت تو مالک نے کرنا ہی تھی سو بیٹھے مسکراتے اللہ کا شکر ادا کرتے آگے رواں ہو گئے۔ اس روز ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ آئندہ ہم ہمیشہ علیحدہ علیحدہ سفر کریں گے۔ کچھ عرصہ بعد شیخ صاحب نے ختم نبوت اکیڈمی لندن کے ساتھ وابستگی اختیار کرلی اور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ادارے سے ہی منسلک رہا، اس لئے بھی کہ امیر جرمنی مولانا قاری مشتاق الرحمٰن صاحب جن کے روبرو میں نے کلمہ پڑھا تھا اور پھر ان کی قائدانہ صلاحیتیں کام میں مزہ بھی دے رہی تھیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی تھی کہ ان جیسا بہادر اور مجاہد شخص جرمنی میں موجود تھا، جس سے قادیانیوں کے در و دیوار لرز رہے تھے، قادیانی جماعت نے ان کے گرد بہت گھیرے ڈالے مگر آفرین ہے اس ختم نبوت کے پروانے کا دیوانہ وار نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا رہا بلکہ بار بار انہیں چاروں شانے چت بھی کرتا رہا، مجھے بھی فخر ہے کہ جہاں میں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے سابق امیر مولانا منظور احمد الحسینی رحمہ اللہ سے تربیت پائی، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ سے ہنر سیکھے وہاں مولانا قاری مشتاق الرحمٰن صاحب کے ساتھ شمع رسالت سے وہ شمعیں جرمنی میں جلائیں جن کی روشنی سے کئی سینے منور ہوئے، مولانا صاحب آج کل پاکستان میں ہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ہاشمیؐ کوئی نبی نہیں

سہ ماہی تحفظ ختم نبوت پروگرام دریا خان بھکر

دریا خان (نامہ نگار) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دریا خان شہر میں سہ ماہی تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا، مولانا عبدالستار حیدری مبلغ بھکر کی مشاورت سے یہ پروگرام جامعہ ختم نبوت محلہ کھنڈ توالا زیر نگرانی مولانا محمد خالد رکھا گیا، پروگرام کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی غلام فرید مدظلہ العالی نے فرمائی، علاقہ بھر سے غلامان مصطفیٰ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم قاری محمد جہانگیر نے کی، نعت رسول مقبولؐ جناب حضرت حافظ محمد شریف تھل آبادی مدظلہ العالی نے پیش فرمائی بعد ازاں مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا عبدالرشید نے اپنی مسحور کن آواز سے مجمع سے خطاب کیا۔ حضور علیہ السلام کی فضیلت اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی۔ ساتھ ساتھ مرزا قادیانی شیطان ثانی جہنم مکانی کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے حاضرین کو اس کے عقائد و نظریات اور دعویٰ نبوت سے متعلق آگاہ کیا۔ اس موقع پر اسٹیج پر مولانا محمد قاسم نعمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا محمد خالد، حافظ محمد ساجد اقبال و دیگر حضرات تشریف فرما ہے، یہ پروگرام مولانا مفتی غلام فرید مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

”اور مجھے میری ردا مل گئی“

اعجاز احمد خان سنگھانوی

ہیلو ردا!

ہیلو شازیہ، ہاؤ آر یو؟

آئی ایم فائن!

تم کب آئی، مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا؟

ارے تم کمرے سے باہر نکلو تو تمہیں پتہ چلے کہ کون آیا، کون گیا، میں تو کافی دیر سے آئی ہوئی ہوں آنٹی سے گپ شپ چل رہی تھی، تم بتاؤ کیا کر رہی ہو اور یہ کس کے تصویر لیے بیٹھی ہو؟

واہ.... شازیہ اصل میں یہ تو...

اری دکھا تو سہی کیا کوئی تیرا رشتہ وغیرہ آیا ہے؟ جو مجھ سے چھپا رہی ہے؟ ادھر دکھا ہم بھی تو دیکھیں ہمارے ہونے والے دولہا بھائی کیسے ہیں؟

ارے نہیں شازیہ! یہ تم غلط سمجھ رہی ہو، یہ تو بس ابو کے کسی بڑے کی تصویر ہے، لو دیکھو!

ارے واقعی یہ تو کوئی بڑے میاں ہیں، یہ نام بھی تو لکھا ہے: ”حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود“ (نقل کفر، کفر نہ باشد)

اے ردا! سچ سچ بتاؤ یہ کون ہے؟

میں کیا پوچھ رہی ہوں، بولتی کیوں نہیں ہے؟؟

ارے، ارے! تجھے رونے کو تھوڑی کہا ہے، آخر بتا تو صحیح یہ تصویر تیرے پاس کہاں سے آئی ہے اور تو جانتی ہے یہ کون ہے؟

شازیہ پہلے تو وعدہ کر کہ مجھ سے ناراض ہو کر دوستی نہیں توڑے گی، پھر بتاؤں گی۔

ہوں... وعدہ رہا، اب بتا...

شازیہ! یہ تصویر ہمارے مقتدا و پیشوا حضرت مرزا غلام احمد کی ہے جسے تم لوگ قادیانی کہتے ہو، ہم قادیانی ہیں، تم لوگ ہمیں کافر سمجھتے ہو اس لئے آج تک میں نے تمہیں اپنی حقیقت نہیں بتائی تھی کہ کہیں تم مجھ سے روٹھ نہ جاؤ اور میں تمہیں کسی بھی حال میں کھونا نہیں چاہتی، اسی لئے تمہاری ضد دیکھ کر رونا آ گیا تھا، اب تم اپنے وعدہ پر قائم رہنا ورنہ میں بہت دسارٹ ہو جاؤں گی۔

ردا! تم کیا ڈس ہارٹ ہو گی، ڈس ہارٹ تو میں ہو رہی ہوں میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میری عزیز ترین سہیلی، وہ بھی قادیانی!

شازیہ! پلیز!

ردا! تمہیں پتا ہے کہ قادیانیت کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کتنا گمراہ کن اور غلیظ مذہب ہے؟ نہیں ردا نہیں! میں تمہیں اس دلدل میں پھنسنے نہیں دوں گی، میرے بھائی جان کے پاس قادیانیوں کی اصلی کتابیں موجود ہیں، میں تمہیں دکھاؤں گی کہ ان بڑے میاں نے جن کو تم اپنا مذہبی پیشوا کہہ رہی ہو، کیا کیا گل کھلائے تھے؟ کتنے لوگوں کا ایمان خراب کیا تھا، اس نے ایک الگ نیا گمراہ کن مذہب تشکیل دیا تھا، جس میں اس وقت کے کچھ سادہ لوح مسلمان پھنس گئے تھے، ان میں اب تم بھی ہو، میں کل ہی یہ کتابیں لے کر آؤں گی۔

شازیہ! پلیز ذرا خیال سے، ابو یا بھائی کو پتہ چل گیا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ردا! تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ حقیقت حال میں صرف تم سے بیان کروں گی؟ نہیں، میری بھولی بھالی! یہ بات تو میں انکل اور آنٹی کے سامنے آشکارا کروں گی اور انہیں بتاؤں گی کہ وہ لوگ غلطی پر ہیں، قادیانیت کوئی دین نہیں ہے، یہ تو وقتی طور پر انگریز کا چلایا ہوا شوشہ ہے، جس نے مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے یہ چال چلی تھی اور وہ اب تک اس سے فائدہ اٹھاتا چلا آ رہا ہے، اچھا میں چلتی ہوں کل آؤں گی تم سب کو حقیقت سے باخبر کرنے... انشاء اللہ!

ہیلو آنٹی!

ہیلو شازیہ! بیٹی کیسی ہو؟

فائن آنٹی!

ارے بیٹی! یہ تمہارے ہاتھوں میں اتنی کتابیں کیسی ہیں؟ تم لوگوں کے ایگزام تو ختم ہو گئے ہیں؟

آنٹی! یہ کورس کی کتابیں نہیں ہیں، یہ تو... چلیں آپ خود ہی دیکھ لیں۔

اوہ! ازالہ اوہام، انجام آتھم، حقیقت الوحی، براہین احمدیہ، ایک غلطی کا ازالہ، تریاق القلوب، تذکرہ، [illegible] تجلیات [illegible] خزائن۔

آنٹی! آپ [illegible] کی کتابیں ہیں۔

السلام علیکم!

ارے انکل! آپ کیسے ہیں؟

تم بتاؤ شازیہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟

شازیہ! یہ اتنی ساری کتابیں لائی ہے، مجھے دکھا رہی تھی کہ آپ آ گئے، لو آپ بھی دیکھیں۔

ہوں، ہوں، ہوں۔

شازیہ! یہ کتابیں تو.....

ہاں ہاں! انکل، بات پوری کریں۔

یہ کتابیں تو ہماری جماعت احمدیہ کی ہیں۔

انکل! جب آپ مانتے ہیں کہ یہ آپ کے مذہب کی کتابیں ہیں تو لازماً ہے کہ آپ یہ بھی مانیں کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ کا مذہب ہے۔

بیٹا! کھل کر بات کرو۔

انکل! ڈھکی چھپی رکھنے کے لئے تو میں آئی ہی نہیں ہوں، میں تو آئی ہی اسی لئے ہوں کہ آپ پر آپ کے مذہب کی حقیقت کھول کر بیان کردوں، آپ ایسا کریں پہلے ردا کو بھی ادھر ہی بلوالیں۔

ردا! بیٹی...

آئی ابو....

شازیہ!..

ردا! آؤ بیٹھو۔

ردا بیٹی! شازیہ بیٹی یہ اتنی ساری کتابیں ہماری جماعت احمدیہ کی لائی ہیں، اس کے حوالہ سے یہ ہم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہیں تم بھی سنو۔

جی اچھا ابو!

ہاں شازیہ! بیٹی اب کہو

اللھم رب زدنی علما۔

انکل! انسان کا سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ تو یہ ہونا چاہئے کہ پہلے وہ اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقت کو جانے کہ وہ کون ہے، کتنی شان والا ہے، کتنی قدرت والا ہے، کن کن صفات کا مالک ہے تا کہ کہیں بندہ بے خیالی میں کسی اور کو اللہ کا شریک نہ بنا بیٹھے۔

صحیح کہتی ہو بیٹا! شرک تو ظلم عظیم ہے، اس سے اگر توبہ نہ کرے تو بندہ کافر ہو جاتا ہے اور مجھے پتا ہے اللہ وحدہ لاشریک ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں، اس کی کوئی مثال نہیں، نہ ہی اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ ہی وہ کسی کا بیٹا وہ تمام رشتوں سے پاک ذات ہے، وہی ہمارا مالک ہے، وہی ہمارا خالق ہے۔

بالکل صحیح انکل! اب آپ یہ دیکھیں آپ کے مرزا جی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اپنی کتاب روحانی خزائن کی جلد ۳، صفحہ ۹۰ اور توضیح المرام کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں کہ:

"قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں..."

اور یہ دیکھیں کتاب تجلیات الٰہیہ، صفحہ ۴، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶ پر مرزا جی لکھتے ہیں:

"وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

اور پھر اسی طرح ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۱۴۴ اور روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۲ پر لکھتے ہیں:

"کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں، پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا؟ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔"

گو حوالے تو اس کتاب میں بہت ہیں لیکن اب ایک آخری حوالہ آپ کو دکھاتی ہوں یہ دیکھیں آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۶۴ اور یہ روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۵۶۴ مرزا جی لکھتے ہیں:

"ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو."

ترجمہ: "میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔"

شازیہ بیٹا! یہ حوالہ مجھے بھی پڑھاؤ۔

یہ لیں...

اللہ اکبر...

کیا یہ سب کتابیں واقعی ہماری ہیں؟

کیوں انکل کیا آپ کو شک ہے؟

وہ نہیں! دراصل آج تک میں نے اپنی کوئی بھی کتاب دیکھی نہیں ہے نا اس لئے پوچھ رہا تھا۔

انکل میں مسلمان ہوں اور مسلمان دھوکا باز نہیں ہوتا میں آپ کو تصدیق کا پورا پورا موقع دوں گی۔

بیٹا پھر یہ تو کفر ہے....

ہاں انکل! یہ تو میں نے آپ کو مرزا جی کے چند حوالے دکھائے ہیں، جب آپ یہ ساری کتابیں پڑھیں گے تو پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

اچھا اب آگے چلتے ہیں، انکل ایک مسلمان کا دوسرا بنیادی عقیدہ ہوتا ہے اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی نبی آئے سب کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے لگا تو جبرائیل علیہ السلام رو پڑے کہ وحی کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، آج آپ کی اللہ تعالیٰ سے ملنے کی خواہش کے بعد بند ہو گیا اب میں قیامت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تک دنیا میں وحی لے کر نہیں آؤں گا۔

مرزا جی نے اسی مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی وحی لانے والے نئے فرشتے بھی پیدا کر لئے جن میں مٹھن لال، درشنی، رانی اور ٹیچی ٹیچی زیادہ مشہور ہیں، یہ دیکھیں براہین احمدیہ اور یہ دیکھیں تذکرہ نامی کتاب جو مکمل ''الہامات'' سے بھری ہوئی ہیں۔

شازیہ بیٹا! یہ ٹچم ٹچم کیا ہے؟

انکل! لکھنے لکھانے پڑھنے والے اس کا مطلب تو آپ کے مرزا جی کو ہی پتا ہوگا، بہر حال میں جسارت کرتے ہوئے اتنا کہوں گی کہ مرزا جی نے شیطانی وحی کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی پاک اور مقدس کتاب جو رحمانی وحی سے نازل ہوئی قرآن شریف اس کا مقابلہ کیا اور یہ ''تذکرہ'' نامی کتاب لکھی جس میں آپ کے مرزا جی کے الہامات ہیں۔

نہیں بیٹی! کم از کم میرا ایسا کوئی عقیدہ نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج سے پہلے اس کتاب کو دیکھا ہے ہاں سنا ضرور تھا۔

چلیں! اب تو دیکھ لی اور آپ دیکھتے بھی کہاں سے، آپ لوگوں کی تو تمام کتب ''چناب نگر'' (ربوہ) کی لائبریری میں قید کر دی گئی ہیں تاکہ نہ ان کو پڑھ کر کوئی تحقیق کرے اور نہ ہی کوئی بددل ہو، صرف سنی سنائی پر گزارا کرتا رہے۔

اب اور آگے چلیں، مسلمان کے بنیادی عقیدہ کا تیسرا جزو ہے اس کے نبیوں پر ایمان لانا، کیا مرزا جی تمام نبیوں پر ایمان رکھتے تھے؟ نہیں اور قطعی نہیں! وہ ایمان تو کیا رکھتے خود نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، نہ صرف دعویٰ کیا بلکہ پچھلے تمام نبیوں کی تکذیب بھی کی تھی، آئیں میں پہلے آپ کو ان کے نبوت کے دعویٰ کی تحریر دکھاتی ہوں، یہ دیکھیں لیکن پہلے ایک بات سن لیں: ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب ان کے بعد کوئی بھی کسی بھی قسم کا تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی یا بروزی کسی قسم کا نیا نبی نہیں آئے گا اور جو اب اس قسم کا جھوٹا دعویٰ کرے گا وہ دجال اور کذاب تو ہو سکتا ہے نبی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ قول قرآنی بھی ہے اور فرمان رسول اللہ بھی ہے، ہاں ایک بات اور واضح کر دوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور واپس آئیں گے، وہ چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں اور زندہ آسمانوں پر اٹھالئے گئے تھے، وہ واپس آئیں گے لیکن شریعت محمدی کے تابع ہو کر۔ اس لئے ان کا آنا ختم الرسل کے منافی نہیں، اب یہ دیکھیں مرزا جی حقیقت الوحی تتمہ ص ۶۷، اور اس روحانی خزائن کی جلد ۲۲ ص: ۵۰۲ پر لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔''

اسی طرح ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں

''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔''

اور پھر یہی نہیں اس روحانی خزائن جلد ۲۲، صفحہ ۵۲۱ اور تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۵۲۱ پر تو بالکل ہی حد کر دی تھی، لکھتے ہیں:

''میں آدم ہوں، میں نوح ہوں،
میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں،
میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔''

مجھے دکھاؤ بیٹی!

لیں انکل آپ بھی دیکھ لیں۔

اف میرے اللہ! ارے ابو یہ کیا ہے؟

بیگم! میں تو خود ان تحریروں سے نا آشنا ہوں میں کیا بتاؤں؟ میرا خود سر گھوم رہا ہے۔

انکل! تھوڑی سی اور ہمت کریں، یہ دیکھیں ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴، یہ دیکھیں کشتی نوح صفحہ ۵۱ یہ کلمۃ الفصل کا صفحہ ۱۰۵...

بس، بس بیٹی! اب اس سے زیادہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔

اچھا اب صرف آخری عقیدہ اور حوالہ، ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے جتنے بھی صحیفے یا کتابیں بھیجیں وہ سب حق اور سچ تھیں علاوہ اس کے جن میں اب تحریفیں ہو چکی ہیں، جیسے توراۃ اور انجیل وغیرہ اور بے شک ہمارا قرآن اس تحریف سے پاک ہے، اس میں کسی تغیر یا تبدل نہیں ہو سکتا وہ لاریب ہے، لیکن آپ کے مرزا جی تو اس کلام مجید کے مقابلہ میں ''تذکرہ'' نامی کتاب وجود میں لائے اور پھر کلام مجید پر جھوٹ بولتے ہوئے کہا اس میں جہاں جہاں احمد اور محمد کا ذکر ہے اس سے مراد میں ہوں۔ یہ آپ کا تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۷۶ طبع دوم یہ دیکھیں: ''انا انزلناه قریبا من القادیان'' اس کی تفسیر یہ ہے کہ ''انا انزلناه قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارة البیضاء'' کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

اسی طرح یہ دیکھیں کلمۃ الفصل صفحہ ۱۷۳ (از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) ''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے، اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے، اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جائے۔'' اور اب ذرا غور سے سنیں اور یہ دیکھیں کہ مرزا جی تذکرہ مجموعہ الہامات کے صفحہ ۶۳۵ طبع دوم میں کیا لکھتے ہیں: ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

شازیہ! مجھے دکھاؤ یہ تحریر....؟

لو ردا! تم بھی پڑھ لو۔

اُف میرے اللہ! اتنا بڑا جھوٹ، میں تو یہی سمجھ رہی تھی کہ جس طرح دیوبندی اور بریلوی کا آپس میں کچھ اختلاف ہے اسی طرح ہم بھی ہیں، پر یہ تو....

اب یہ آپ لوگ خود فیصلہ کریں کہ ایسی بات کرنے والا کیا صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا، اسی طرح مرزا جی نے متعدد دفعہ قرآن شریف کی تکذیب کی ہے، جن کے حوالے اور صفحہ نمبر میں آپ لوگوں کو بتا کر جاؤں گی آپ لوگ تسلی سے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا، اب آخری بات، مسلمانوں کی پہچان کلمہ طیبہ کا اقرار اور اس پر ایمان ہے۔

شازیہ بیٹی! خیر کلمہ تو ہم پڑھتے ہیں اور اس پر ہمارا ایمان بھی ہے۔

انکل! بے شک کلمہ طیبہ آپ پڑھتے ہیں، لیکن آپ کے ہاں اس کلمہ کا وہ مطلب نہیں لیا جاتا جو ہم مسلمان لیتے ہیں۔

ہائے بیٹی! یہ کیا بات کر رہی ہو؟ جو سارے کہتے ہیں، ہم بھی وہی کہتے ہیں: ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

نہیں آنٹی! بات مفہوم کی ہے اس کے جو مطلب ہم لیتے ہیں وہ مرزائی مذہب میں نہیں ہیں، یہ دیکھیں.... اچھا پہلے میں آپ کو ایک بات بتاؤں، جب مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی سے لوگوں نے پوچھا کہ مرزا صاحب نے ایک بالکل الگ دین بنالیا تھا اور نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا تو ہر نبی کا اپنا ایک کلمہ ہوتا ہے آپ لوگوں نے الگ کلمہ کیوں نہیں بنایا ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا تھا: یہ دیکھیں کتاب کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد قادیانی:

''ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود کہتا ہے، صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وماریٰ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک مرتبہ خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

شازیہ بیٹی! میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مجھے ان باتوں کا پہلے علم نہیں تھا اور نہ ہی میرا ایسا کوئی عقیدہ ہے، میں تو مرزا جی کو ایک نیک بزرگ اور ولی اللہ سمجھتا تھا، لوگوں سے ان کے دعوؤں کی باتیں ضرور سنی تھیں لیکن میں اسے مسلمانوں کی شرارت سمجھ کر ہمیشہ نظر انداز کر دیتا تھا، لیکن آج تو تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں، قادیانیت کا وہ مکروہ چہرہ میرے سامنے کر دیا ہے کہ مجھے تو اب اپنے آپ سے گھن آ رہی ہے۔

انکل! اب آگے والی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آپ لوگ فی الفور قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں، اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے وہ انشاء اللہ آپ لوگوں کی سب خطائیں معاف کر دے گا۔

شازیہ بیٹی! ہم تمہارے شکر گزار ہیں کہ تم نے ہمت سے کام لیتے ہوئے ہماری آنکھیں کھول کر ہمیں نئی اور پاکیزہ زندگی دے دی، اب ہم انشاء اللہ ان کتابوں کے ذریعے اپنی ... کے ساتھ اپنے رشتہ داروں کو حقیقت سے آگاہ کریں گے، تم یہ کتابیں کچھ وقت کے لئے ہمیں دے دو۔

چلیں انکل! آپ کو کتابیں مل گئیں اور مجھے میری ردا مل گئی۔

☆......☆......☆

انمول موتی

☆...... سب سے پہلے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے۔

☆...... امام اعظم امام ابوحنیفہ نُعمان بن ثابتؒ نے ۱۲ لاکھ ستر ہزار مسائل مستنبط کئے۔

☆...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ میں سے کون افضل ہے؟ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ارشاد فرمایا: ''حضرت امیر معاویہؓ نے میدانِ جہاد میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہے، عمر بن عبدالعزیزؒ اپنی تمام تر بزرگی، زہد و تقویٰ کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنوں میں لگنے والی مٹی کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔'' (از مقالات رحمانی)

(مرسلہ: مولانا قاضی احسان احمد)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM

خبروں پر ایک نظر

گستاخی رسول اور اشتعال انگیز تحریر کے مرتکب کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا اجلاس مرکز ختم نبوت میں گزشتہ روز منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا میاں عبدالرحمن نے کی۔ اجلاس میں قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا عبدالروف فاروقی، سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا محمد صدیق توحیدی، قاری علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، قاری نذیر احمد، مولانا حبیب الرحمن انقلابی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا نذیر احمد، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا مختار الحق، قاری عمر حیات، مولانا محمد عمران ساقی اور مولانا ضیاء الدین آزاد نے شرکت کی۔ اجلاس میں یونائٹڈ کرسچن آرگنائزیشن کے صدر قیصر ایوب کی طرف سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ سلم کی شان اقدس میں غلیظ ترین تحریری مواد کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ بعض اقلیتیں جان بوجھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ تحریرات شائع کرکے اشتعال انگیزی کررہی ہیں، جس سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا زبردست خطرہ ہے، جس کا اس وقت ملک متحمل نہیں، لہٰذا اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قیصر ایوب سمیت ملک بھر میں گستاخی رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرکے گستاخی کا دروازہ بند کیا جائے، خواتین میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے رد قادیانیت کورسز کرنے بالخصوص بنات کے مدارس میں بنات اوران کی والدات کو ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۱/اپریل ۲۰۰۹ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد اور کامیابی پر رابطہ کمیٹی کے اراکین کے اعزاز میں عشائیہ کا انتظام بھی کیا گیا۔

ختم نبوت کوئز پروگرام کا کامیاب انعقاد

خوش نصیب شاہ زیب ظفر نے خوبصورت سائیکل جیت لی

نوجوان تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنا کردار ادا کریں

قادیانی عصری تعلیم یافتہ لوگوں کو شکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں

تحریک ختم نبوت میں شامل ہونا اعزاز کی بات ہے

کوئز پروگرام میں شریک طلبا کے تاثرات

کراچی (ابومحمد قاضی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ بلوچ کالونی میں گزشتہ دنوں اسکول، کالج کے طلبا کا ایک دلچسپ علمی، تفریحی پروگرام بعنوان ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا، جس میں طلبا کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی، پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، بعدازاں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کیا گیا، نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے سرانجام دیئے جبکہ معاونت کے طور پر احتشام، محمد ربیع، محمد عمر شریک سفر رہے۔ ایک طالب علم محمد علی شیخ نے ''تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر تقریر کی اور اپنے ہم عمر ساتھیوں میں جذبہ عشق رسالت اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ پروگرام میں معززین علاقہ نے خاص طور پر شرکت کی جن میں حافظ یوسف رشید، محمد اقبال، محمد طاہر محسن، وسیم نواب، محمد طارق سمیع، محمد سلیم اور عبدالغفور شامل تھے۔ منتظمین پروگرام میں محمد اقبال، ندیم نواب، سید انوارالحسن، سید کمال شاہ، وارث علی، حکیم کامران، محمد صابر، سید محمد شاہ اور دیگر دوست شامل تھے۔ سوالات کی ترتیب بھی حسب سابق تھی، تمام شرکاء سے سوالات کئے گئے درست جوابات دینے والوں کو انعامات دیئے گئے، آٹھ بچے جنہوں نے پانچ سوالات کے صحیح جواب دیئے، ان سے مزید چھ سوالات کئے گئے، اکثر طلبا نے درست اور صحیح جواب دیئے، بچوں نے خوب تیاری کرکے پروگرام میں شرکت کی، ایک طالب علم شاہ زیب ظفر بن ظفر احمد نے دس سوالات کے مکمل درست جواب دیئے، دیگر انعامات کے علاوہ بمپر پرائز خوبصورت سائیکل بھی شاہ زیب نے جیت لی۔ پروگرام کے اختتام سے پہلے جامعہ بنوریہ کے استاذ حدیث، ماہنامہ بینات کراچی کے نائب مدیر مولانا محمد اعجاز نے اختتامی کلمات پیش کئے اور دعا کرائی، یوں بحمداللہ پروگرام بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا، رب کریم اس سعی کو شرف قبولیت نصیب فرمائے، محبین کو سعادت دارین نصیب فرمائے۔ آمین۔

علماء کرام اور خطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کے لئے وقف کریں

☆ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، امام زین بن نجیمؒ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھا ہے کہ: ”اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات“... جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ ختم نبوت پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے...۔

☆ قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں، مگر قادیانی خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر قرآن وسنت اور آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔

☆ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ایم آر ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران، کویت جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک اور نامعلوم کتنے ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کا عمل خطابت کے میدان میں ثانوی حیثیت اختیار کرگیا، حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور سیرت طیبہ سے ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہے، جس کا بیان ان حالات میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

☆ عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی پاسبانی کے مترادف ہے۔

☆ لہٰذا تمام خطبا حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید مرزائیت کے عنوان پر امت کی راہنمائی فرماتے ہوئے شفاعت نبوی کے مستحق بنیں۔ فتنہ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین۔

والسلام فقیر خان محمد عفی عنہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4514122